ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۴۶

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

نبوت کے رفیق

سیدنا ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آزادیٔ نسواں کا نعرہ

مجرم کون؟

پاکستان میں

اسلامی نظام کی ترویج

قادیانیت سے توبہ کے بعد

جناب صالح محمود عودہ کا قادیانی پیشوا مرزا طاہر کو

مناظرے کا چیلنج

لندن سے دو فیکس کیے جواب ندارد — مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی — دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

قادیانیوں کو پاکستان پر مسلّط کرنے کی بین الاقوامی سازش

کیا حکومت پاکستان بھی اس سازش میں شریک ہے؟ ایک لمحہ فکریہ!

- امریکہ، پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف آئینی و قانونی اقدامات واپس لینے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔
- قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن کے قادیانی اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کو بلا کر اس کی موجودگی میں بھارت زندہ کے نعرے لگوائے۔
- قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لئے پاکستان میں بین الاقوامی سائنس کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔
- حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے واضح فیصلہ کے اعلان کے بعد اس پر عملدرآمد روک دیا۔
- چار ممالک میں قادیانی سفیر مقرر کئے گئے، جن میں جاپان جیسا اہم ملک بھی شامل ہے۔
- لادین، لابیاں آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کے عنوان سے امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈی ننس اور دیگر اہم اسلامی اقدامات کو ختم کرانے کے لئے متحرک ہو گئیں۔
- جسٹس سعد سعود جان کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کئے جانے کی افواہیں گرم ہیں جو مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔
- قادیانیوں نے ڈش اینٹینا کے ذریعے بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بین الاقوامی نشریاتی مہم کا نیا جال پھیلا دیا۔

ان حالات میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

- سنجیدگی کے ساتھ سوچئے اور آخری فیصلہ کرنے سے قبل اپنے ضمیر سے استفسار کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے ملت اسلامیہ کی ایک صدی پر محیط طویل جدوجہد اور غیور مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے......!

ایسا نہ ہو کہ میدان حشر میں جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شرمساری اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔

خدانہ کرے — خدانہ کرے — خدانہ کرے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیرِ مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۲۲ تا ۲۸ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۴ تا ۲۰ مئی ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۴۶

اس شمارے میں

۱: حمد و نعت — ۳
۲: اداریہ — ۵
۳: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ — ۶
۴: دولت — ۸
۵: آزادیٔ نسواں — ۱۰
۶: سلاطین و امراء و مشائخ — ۱۱
۷: آپ کے مسائل — ۱۳
۸: بزم ختم نبوت — ۱۴
۹: تحریک ختم نبوت — ۱۶
۱۰: اخبار ختم نبوت — ۱۸
۱۱: عرضداشت (انگلش) — ۲۶

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگرانِ اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۰۰ ۷۴، پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ویکلی ختم نبوت
الائیڈ بینک گورنمنٹ ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۰ کراچی پاکستان ارسال کریں

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۵ بیرونہ لائن کراچی

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

(حمید ہدم کراچی)

ہر چیز تیرے حکم کے تابع ہے جہاں ہو
عاجز ہے زباں حمد تری کیسے بیاں ہو

ہر لحظہ تری ذات رہے مونس و غم خوار
ہر وقت ترا ذکر میرے وردِ زباں ہو

بن جائیں سیاہی بھی جو دنیا کے سمندر
توصیف رقم تیری بھلا ان سے کہاں ہو

تو حاکم اعلیٰ ہے تری ذات غنی ہے
مجھ جیسا گدا بے غم ہر سود و زیاں ہو

ہدم کو ہے یہ فکر کہ وہ بر سر محشر
بخشش کی کرے عرض کہ رحمت کا بیاں ہو

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(حمید ہدم کراچی)

پہنچے زمیں سے عرش پہ وہ کیسی شان سے
چمکا ہے نور راہ میں ہفت آسمان سے

خورشید نے سلام کیا چاند جھک گیا
دیکھا میرے حضور نے اس آن بان سے

شاید کسی کی چشم کرم اس طرف اٹھے
آواز دو نبیؐ کو شکستہ مکان سے

میرے حضور سا کہیں کوئی نہیں ہوا
رتبہ بلند ان کا ہے دونوں جہان سے

ذکر نبیؐ سے ہوتی ہیں سب دور آفتیں
لو صدق دل سے نام تو ان کا زبان سے

دنیائے دار وگیر کے اس اژدہام میں
جو ان کا ہو گیا ہے وہی ہے امان سے

ہدم فدا ہے ان پہ مری ساری کائنات
رکھتا ہوں میں عزیز انہیں دل سے جان سے

نعت شریف

(حمید ہدم کراچی)

جب دور تھا دنیا میں قتل و غارت کا
حضور آئے تو چرچا ہوا محبت کا

سہارا مل گیا مجھ کو نبیؐ کی رحمت کا
ہوا ضمیر کو احساس جب ندامت کا

وہ بن کے آئے ہیں رحمت تمام عالم کی
دیا ہے درس نبیؐ نے ہمیں محبت کا

وہ مخلص باغ ارم میں نہ جا سکے گا کبھی
نہیں بھروسہ جسے آپ کی شفاعت کا

نہیں ہے کوئی نبیؐ اب حضور آپؐ کے بعد
کہ دور ختم ہوا آپؐ پہ رسالت کا

جب آپ آئے تو کعبے کی ہو گئی تطہیر
کمال دیکھے کوئی آپ کی ہدایت کا

بھٹک رہے ہیں ابھی تک وہ دہر میں ہدم
جنہیں یقیں نہ ہوا آپ کی صداقت کا

مجنوں جو مرگیا تو جنگل اداس ہے

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی کا سانحہ ارتحال

۱۳ اپریل ۱۹۹۳ء بروز بدھ پاکستان کے نامور عالم دین' بزرگ رہنما اور جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی قائد' دیوبند کے فاضل حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی انتقال کر گئے۔ ۱۵ اپریل جمعرات کو ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور ہزاروں اشک بار آنکھوں اور بجھے ہوئے دلوں نے ان کو رحمت حق کے سپرد کیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ تقسیم سے قبل ان کا گھرانہ جمعیتہ علماء ہند اور مجلس احرار اسلام کا میزبان گھرانہ تھا۔ حضرت مدنی' مولانا ابوالکلام آزاد' حضرت امیر شریعت اور سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی سمیت کئی چوٹی کے بزرگ علماء و مشائخ ان کی دعوت پر میانوالی تشریف لائے تھے۔

میانوالی میں موتی جامع مسجد' مدرسہ تبلیغ الاسلام ان کی یادگار ذخیرہ آخرت اور باقیات الصالحات میں سے ہیں۔ نصف صدی تک ان کی ساحرانہ گھن گرج سے میانوالی کے درودیوار گونجتے رہے۔ تحریک آزادی' تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں انہوں نے علاقہ کے عوام کی قیادت و سیادت کی اور جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کو آباد کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفی ۱۹۷۷ء میں ان کو علاقہ کی آواز سمجھا جاتا تھا۔ جمعیتہ علماء ہند' مجلس احرار اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج سے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا دوست و دشمن معترف ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری" حضرت خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی" مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری" قائد جمعیت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود" مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی" مفسر اعظم حضرت مولانا احمد علی لاہوری" اور حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم کے معتمد خصوصی شمار ہوتے تھے۔ ہر باطل کے سامنے سد سکندری بن جانا ان کی طبیعت ثانیہ تھی۔ کفر و ارتداد کے مقابلہ میں سنت صدیقیؓ پر عمل کرنا ان کا شیوہ تھا۔ ان کی للکار سے منکرین ختم نبوت کے درودیوار پر کپکپی طاری ہوجاتی تھی۔ وہ اسلام کے سچے خادم اور عشق مصطفیؐ سے سرشار بزرگ رہنما تھے۔ قدرت حق نے ان کی ذات کو خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا۔ ان کے دم قدم سے آبروئے مشائخ وابستہ تھی۔ جمعیتہ علماء اسلام کے اسٹیج پر انہوں نے سنہری خدمات سرانجام دیں۔ وہ جمعیتہ علماء اسلام کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے تھے۔ جمعیتہ علماء اسلام انتشار کا شکار ہوئی تو ان کی رائے مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف تھی۔ تاہم تمام دینی حلقوں میں ان کا احترام تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کے موجودہ سجادہ نشین اور آپ سے قبل خانقاہ شریف کے تمام بزرگوں سے ان کا احترام کا تعلق تھا۔ آخروقت تک اس تعلق خاطر کو خوب وضع داری کے ساتھ نبھایا۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ہیں جو اطراف علاقہ میں دین حق کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جوانی کے زمانہ میں کالاباغ کے نوابوں سے ان کی دینی وسیاسی امور پر ٹکری رہیں۔ مگر ان سے ٹکرانے والے ان کو راہ حق سے منحرف نہ کر سکے۔ علاقہ میں خطبہ جمعہ اور تبلیغ اسلام کے ذریعہ شرک وبدعت اور رسم ورواج کے خلاف جو تحریکیں چلائیں۔ ان کے ثمرات آج ایک تاریخی حقیقت بن چکے ہیں۔ حضرت مولانا گل شیر رحمتہ اللہ علیہ اس علاقہ کے معروف خطیب اور مجاہد فی سبیل اللہ بزرگ تھے۔ مولانا محمد رمضان صاحب مرحوم ان کے دست وبازو شمار ہوتے تھے۔ رحمت حق کا ان پر سایہ ہو۔ وہ وہاں چلے گئے جہاں ہر ایک کو جانا ہے اور وہاں جا کر کوئی بھی واپس نہیں آتا۔ رفتید ولے نہ از دلے۔ ان کی وفات نے بزرگوں کی وفیات کے صدمہ کو تازہ کردیا ہے۔ سچ ہے مجنوں جو مرگیا تو جنگل اداس ہے۔

ملک اور اسلام دشمن قادیانی لٹریچر اسمگل کرنے کی کوشش

پاکستان کسٹمز اپریزمنٹ نے ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو سمندر کے راستے سے قادیانی لٹریچر بیرون ملک بھیجنے کی کوشش ناکام بنادی۔ یہ لٹریچر ڈھائی ٹن تھا۔ اخباری اطلاع کے مطابق کل سامان جو باہر بھیجا جارہا تھا۔ اس کا وزن چالیس ٹن تھا جس میں لاکھوں روپے مالیت کے ٹی وی' ریڈیو' ویڈیو کیسٹ کے آلات اور پرزہ جات' ویڈیو کیمرے اور ٹرکوں کے مخصوص پرزہ جات تھے۔ اس سلسلہ میں ایک شخص محمد اقبال کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ سامان جعلی نبی کے جعلی امتی جعلی ناموں سے اسمگل کرنے کی کوشش کررہے تھے۔

جو قادیانی لٹریچر بھیجا جارہا تھا وہ ملک دشمن سیاسی تحریروں کے علاوہ مسلمانوں کے مذہبی نظریات کے خلاف تھا۔ یہ سامان اور لٹریچر تو وہ ہے جس کی مخبری ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ قبضہ میں لے لیا گیا لیکن یہ دھندہ کب سے شروع ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ شیزان قادیانیوں کی مشہور فیکٹری ہے جو اپنی مصنوعات بیرونی ملکوں میں برآمد کرتی ہے۔ ہمارے خیال میں شیزانی مصنوعات کے پردے میں بھی ملک اور اسلام دشمن تحریروں پر مشتمل قادیانی لٹریچر بھیجا جاتا ہوگا۔ ہمارے حکمران خاص طور پر آفیسر طبقہ قادیانیوں کی چکنی چپڑی باتیں سن کر انہیں محب وطن کہنے لگ جاتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ قادیانی ایک وطن دشمن ٹولہ ہے اس نے اپنے مغربی یہودی اور ہندو آقاؤں کی پشت پناہی اور سرپرستی میں دنیا کے اس کنارے سے اس کنارے تک جاسوسی کا ایک جال بچھایا ہوا ہے جو صرف اور صرف امت مسلمہ کے خلاف ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ملک اور اسلام دشمن ٹولے کی کڑی نگرانی کی جائے اور جو سامان بیرون ملک بھیجا جاتا ہے اس کی اچھی طرح چیکنگ کی جائے۔ یہ ٹولہ صرف سامان اور لٹریچر ہی کی اسمگلنگ نہیں کرتا بلکہ افیون اور ہیروئن کی اسمگلنگ بھی کرتا ہے (اس موضوع پر ہم آئندہ کسی اشاعت میں روشنی ڈالیں گے) جو ملک کی بدنامی کا باعث ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ قادیانی لٹریچر اسمگل کرنے کے سلسلہ میں جس شخص کو گرفتار کیا گیا ہے اس سے اصل اور بڑے مجرموں کا سراغ لگایا جائے۔

اصحاب رسولؐ

نبوت کا رفیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروانے کو چراغ عنادل کو پھول بس
صدیقؓ کیلئے ہے خدا کا رسولؐ بس

از: ابوانیس عبدالواحد سجاد

نبی ذی حشم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہ ایزدی سے حکم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرجائیں۔ اہل مکہ کو جب آپ کی ہجرت کا علم ہوتا ہے تو وہ آکر آپؐ کے گھر کا محاصرہ کرلیتے ہیں۔ رات کا ایک پہر گزرنے کے بعد حضور اکرمؐ اپنے مکان سے نکلتے ہیں۔ حضرت علیؓ کو یہ کہہ کر اپنے بستر پر لٹا دیتے ہیں کہ اہل مکہ کی امانتیں ان کے سپرد کرکے تم پھر ہمارے ساتھ آملنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان سے نکلے تو محاصرہ کرنے والوں کو خبر تک نہ ہوئی۔ آپؐ وہاں سیدھے اپنے ایک دوست کے گھر تشریف لے گئے۔ جو پہلے سے آپؐ کے انتظار میں تھے۔ اس سے قبل انہوں نے آپ سے ہجرت کے لئے ہمراہی کی درخواست کی تھی تو حضور اکرمؐ نے اپنے اس دوست سے فرمایا تھا۔

"خدا تمہیں بہتر رفیق سفر دے گا۔"

اب جب آپؐ نے اسے مطلع کیا کہ میں خود تمہارے ساتھ سفر کروں گا تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے تیاری مکمل کی اور گھر میں جتنے دینار اور درہم تھے اپنے ساتھ رکھ لئے تاکہ راستے میں کسی قسم کی تکلیف ہو تو اسے حل کیا جاسکے۔ اب دونوں رات کے پچھلے پہر عازم سفر ہوئے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد "غار ثور" میں قیام کیا۔ اہل مکہ کو جب صبح ہونے پر خبر ملتی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ یہاں سے جاچکے ہیں تو وہ تلاش کے لئے نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ اب غار میں ان کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ ان آوازوں نے حضور اکرمؐ کے رفیق سفر کو گھبراہٹ میں مبتلا کردیا کہ مبادا کفار کی نظران پر پڑجائے اور وہ حضور اکرمؐ کو نقصان پہنچائیں۔ حضورؐ نے اپنے

رفیق سفر کی گھبراہٹ دیکھی تو اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"مت ڈرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

یہ ہمراہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو سفر و حضر میں آپ کے معتمد اور جاں نثار رفیق تھے اور پھر جب اس جہان فانی سے رخصت ہوئے ہیں تو مزار میں بھی حضور اکرمؐ کی رفاقت نصیب ہوئی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا صحابہ کرامؓ کے سامنے ان کے مرتبے اور مقام کا تذکرہ فرمایا۔ ایک مرتبہ صحابہؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

"جس شخص کو بھی میں نے اسلام کی دعوت دی۔ اسے کچھ نہ کچھ تردد ضرور ہوا ماسوائے ابوبکرؓ کے۔ وہ مجھ پر بلا تامل ایمان لائے۔"

صدیق اکبرؓ کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔

"مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والا' مال قربان کرنے اور رفاقت میں ابوبکرؓ ہے۔" (بخاری)

ایک اور جگہ ارشاد ہوا۔

"ہم پر جس کسی کا احسان تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکرؓ کے۔ اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ ہی دے گا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ قبول اسلام سے قبل بہت بڑے تاجر تھے۔ اسلام لائے تو سب کچھ حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ مکہ میں جن لوگوں نے داعی توحید کی دعوت پر لبیک کہا ان میں کثیر تعداد غلاموں اور باندیوں کی تھی۔ جو اپنے مشرک آقاؤں کے پنجہ ظلم و ستم میں گرفتار تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمان غلاموں اور باندیوں کو خرید کر آزادی کی نعمت سے مالا مال کیا چنانچہ بلال حبشیؓ عامر بن فہیرہؓ ام عبیس وغیرہم نے اسی صدیق جود و سخا کے ذریعے نجات پائی۔

غزوات میں جب لشکر اسلام کے لئے اسلحہ و سازوسامان کی ضرورت پڑی تو آپ نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر تو آپ نے ایثار کی حد کر دی۔ حضور اکرمؐ نے چندے کی اپیل کی۔ ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق لا رہا تھا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میرے پاس مال وافر مقدار میں موجود تھا۔ میں نے سوچا۔

"آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔"

چنانچہ میں اپنا نصف اثاثہ لے کر بارگاہ نبویؐ میں پہنچا۔ حضور اکرمؐ نے سوال کیا کہ۔ "تم نے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟؟"

عرض کیا کہ۔

کی عرض نصف مال ہے فرزندوں کا حق
باقی جو ہے وہ ملت بیضا پہ ہے نثار

اتنے میں رفیق نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے آئے اور مال لا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ رحمت دو عالمؐ نے فرمایا۔ "تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟"

ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔

پروانے کو شمع ہے عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

میں تو صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ "میں نے یہ جواب سنتے ہی یقین کر لیا کہ میں کسی بھی چیز میں حضرت ابوبکرؓ پر سبقت نہیں لے جا سکتا۔"

غرض یہ کہ صدیق اکبرؓ نے دین کی خاطر جان و مال اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ایمان و اخلاص میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ وہ ہمہ وقت اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کو اپنا شعار بنائے ہوئے تھے۔

ربیع الاول ۱۱ھ میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ مدینہ میں موجود نہ تھے۔ حضرت عمرؓ تلوار لئے مسجد میں اعلان کر رہے تھے۔ "جو شخص کہے گا کہ رسولؐ وفات پا چکے ہیں۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔" ایسے نازک موقع پر بھی حضرت صدیق اکبرؓ نے صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ فوراً مسجد میں تشریف لائے اور مسلمانوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

"اے لوگو! جو شخص محمدؐ کو پوجتا تھا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقیناً زندہ ہے اور اس پر کبھی موت نہ آئے گی۔"

پھر آپ نے سورۃ آل عمران کی ایک آیت پڑھی جس کا مطلب یہ تھا۔

"محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اگر وہ وفات پائیں یا شہید ہو جائیں۔ تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یاد رکھو) اگر تم نے ایسا کیا تو خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔"

رسالت مآبؐ کی وفات کے بعد آپ کو متفقہ طور پر خلافت کا منصب سونپا گیا۔ منصب خلافت سنبھالتے ہی آپ نے ایک بلیغ خطبہ دیا۔

"اے لوگو! میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں۔ لیکن تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں راہ راست پر چلوں تو میری مدد کرو اگر میں بے راہ چلوں تو مجھے سیدھا کرو۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ میں خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت مت کرو۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنتے ہی ہر طرف فتنہ و فساد کی لہر دوڑ گئی۔ مرتدین' منکرین زکوٰۃ' مدعیان نبوت کے مختلف گروہ پیدا ہو گئے۔ آپؓ نے صبر و استقلال اور سیاسی بصیرت سے نہ صرف ان فتنوں کا استیصال کیا بلکہ ان سب لوگوں پر جو مصلحتاً فی الوقت آپ کو ان لوگوں کے خلاف جنگ سے روک رہے تھے یہ واضح کر دیا کہ اگر ان کی رائے پر عمل کیا جاتا تو یہ فتنے فرو ہونے کے بجائے اور بڑھتے اور دوسرے دشمنوں کو بھی جو اس گھات میں بیٹھے تھے کہ مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر پرچم اسلام کو سرنگوں کیا جائے موقع ملتا اور حالات دگرگوں ہو جاتے۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے مختصر دور خلافت میں جاندار یہ کارنامے انجام دے کر سلطنت اسلامیہ کی بنیادوں کو مضبوط بنایا۔ وہاں آپ نے رعایا کی ضروریات کا بھی پوری طرح خیال رکھا۔

عہد خلافت سے پیشتر آپ کے پڑوس میں جو بے سہارا اور ضعیف لوگ تھے۔ آپ نے ان کی بکریوں کا دودھ دوہنا اور دیگر کام اپنے ذمے لے رکھے تھے۔ جب منصب خلافت سنبھالا تو ایک لڑکی کہنے لگی۔ "اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دوہے گا۔"

آپؓ نے فرمایا۔ "میں۔"

چنانچہ زمانہ خلافت میں آپ برابر ضعفاء اور بے کسوں کی مدد کرتے رہے۔ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو اس عظیم الشان شخصیت کا وصال اس کلام پر ہوا۔

"اے اللہ! مجھے مسلمان اٹھا اور اپنے نیک اور صالح بندوں میں شامل فرما۔"

آپ کی عمر ۶۳ برس اور مدت خلافت ۲ برس ۳ ماہ اور ۱۱ دن ہے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

توکل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ بندگان خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے اور شگون بد نہیں لیتے اور نہ فال بد کے قائل ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔

(بخاری)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی اور خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے جو فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہے اور آدمی کی بدبختی اور بدنصیبی میں سے یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے خیر اور بھلائی کا طالب نہ ہو اور اس کی بدنصیبی اور بدبختی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ناخوش ہو۔

(مسند احمد)

دولت

مال کی محبت خدا کے ذکر سے غافل بنا دیتی ہے
یہ مال و دولت مسلمانوں کیلئے بہت بڑا فتنہ ہے

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد

ہر وہ نظام جس کی نگاہ میں دولت کا وہ مقام نہیں جو اسلام کی نگاہ میں ہے' اسلام کے لئے قابل قبول نہیں اور اسلام کی نگاہ میں دولت محض ایک ضرورت ہے جو دین و ایمان کی ادنیٰ چاکر ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ ہوئی تو ٹھیک' ورنہ آفت۔ ایک ناقابل رشک آفت۔

قارونی' فرعونی' ہامانی معاشرے میں دولت کی تقسیم عدل و احسان کے اصول پر نہیں کی جاتی لہٰذا اس کی گردش کا دائرہ سمٹ کر قریب قریب قارونی' فرعونی اور ہامانی طبقوں میں محدود ہو کر رہ جاتا ہے اور معاشرے کے باقی حصوں میں دولت کا بہاؤ انتہائی کم اور اس کی رفتار بے حد سست اور غیر متوازن ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معاشرہ سقیم و مریض اور کمزور و مضمحل ہو جاتا ہے۔ یہ طبقاتی کشمکش پیدا ہو جاتی ہے اس کا نتیجہ بے کاری' احتیاج' افلاس' رہبانیت' ضمیر فروشی' قوم فروشی' فحاشی اور تجارتی کردار کی گراوٹ کی صورت میں نکلتا ہے۔ معیشت کا انحصار سود خواری' استحصال' احتکار و اکتناز اور اجارہ داری پر ہوتا ہے۔

مال کی محبت خدا کے ذکر سے غافل بنا دیتی ہے۔ یہ مال و دولت مسلمان کے لئے بڑا فتنہ ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان جب مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ کیا چھوڑا؟ پس اگر زندگی میں مال خرچ کرکے آخرت کا کچھ ذخیرہ جمع کر لیا تھا تو مرتے وقت خوش ہو گا کہ بھیجا ہوا مال وصول کرنے کا وقت آگیا۔ ورنہ رنجیدہ ہو گا اور اس پر مرنا بہت شاق گزرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روپیہ کا بندہ تباہ ہو' نگوں ساز ہو' اس کے کانٹا چبھے تو نکالنے والا نہ ملے۔

(مسلم' احمد' ترمذی)

اب خود سوچیں کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بددعا دیں تو اس کا کہا ٹھکانا؟ مال مطلقاً "مذموم" نہیں اور مذموم کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ دنیا و آخرت کی کھیتی ہے۔ لیکن بخل اور ضرورت سے زیادہ مال و دولت ہلاکت کا سامان ہے۔ اس عہد میں دنیا' دولت کی بیماری میں مبتلا ہے اور معاشرہ قارونی' فرعونی اور ہامانی بنا ہوا ہے۔ دولت کی اچھائی یا برائی کا انحصار اس کے طریق کار اور عمل پر منحصر ہے اگر دولت جوڑ جوڑ کر رکھی جائے تو بربادی کا باعث ہوئی لیکن دولت کو صحیح طریقے سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا قابل رشک انسان ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے دولت کا کمانا کوئی عیب نہیں مگر خدشہ ہے کہ انسان اپنے روایتی بخل کے سبب دولت کی ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ انسان اگر بخل پر قابو پا کر اپنی حلال کی کمائی ہوئی دولت کو اللہ کی راہ میں مستحقین پر خرچ کرے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے۔

قرآن مجید میں قارون کا قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

"بے شک قارون' موسیٰ کی قوم سے تھا۔ پھر اس نے ان پر زیادتی کی۔ اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا۔ اترا نہیں بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔ اور احسان کر جیسا کہ اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور زمین میں فساد نہ رچا۔ بے شک اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ قارون نے جواب دیا یہ مال تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے۔ لیکن کیا قارون کو نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں ہلاک فرما دیں جن کی قوتیں قارون سے کہیں زیادہ سخت تھیں۔ اور ان کا مال و دولت اس سے کہیں زیادہ تھا اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے لئے پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں۔ پس قارون اپنی سج دھج سے اپنی قوم پر نکلا۔ اسے دیکھ کر وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کے طالب تھے۔ کہنے لگے کاش کہ ہمارے پاس بھی ایسی دولت ہوتی جیسی قارون کو ملی ہے۔ بے شک قارون بڑے نصیبے والا آدمی ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں صحیح علم دیا گیا ہے انہوں نے کہا۔ بدبختو! جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے اللہ کا ثواب بہتر ہے۔ لیکن ایسا ثواب صابر لوگوں کے سوا کسی کو نہیں ملتا۔ تو ہم نے قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا۔ پس کوئی جماعت اس کے پاس ایسی نہ تھی۔ جو اس کی مدد کرکے اللہ تعالیٰ سے اسے بچا لیتی اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکا اور وہ جنہوں نے کل اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح کو کہنے لگے۔ عجیب بات ہے اللہ ہی رزق وسیع کرتا ہے اور تنگی فرماتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے اور اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ اے عجیب! کافر فلاح نہیں پاتے۔ یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں کرتے اور نہ فساد کرتے ہیں اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔"

(القصص رکوع ۸-۹)

اسلام سے پہلے عرب کا معاشرہ بدحالی کا شکار تھا۔ اس بدحالی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اہل عرب اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے کہ وہ ان کا معاشی بار برداشت کرنے سے اپنے کو قاصر پاتے تھے۔ اس معاشی بدحالی کے اسباب ایک طرف تو خود اپنے جغرافیائی حالات تھے۔ دوسری طرف معاشرہ میں دولت و ذرائع دولت کی ظالمانہ اور غیر منصفانہ تقسیم تھی۔ مسلسل خانہ جنگیوں' جوئے' سودی نظام اور وراثت کی تقسیم کے غلط قانون نے اس بدحالی کو اپنے کمال تک پہنچا دیا تھا۔

محمد مصطفیٰ صلی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے افراد کے ذہنوں میں یہ بات بٹھائی کہ دولت کے مالک وہ نہیں ہیں بلکہ ان کا حقیقی اور اصلی مالک صرف وہ خدا ہے جو اس تمام کائنات کا مالک ہے اور ان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ بطور امانت ہے۔ اس لئے اس کے استعمال اور خرچ کرنے کا حق نہیں ان ہی حدود میں ہے جو اصل مالک کی مقرر کردہ ہیں۔ اس طرح دولت کمانے اور خرچ کرنے کے سلسلہ میں افراد کو آزاد نہیں چھوڑا گیا بلکہ ان پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مال و دولت کی اندھی، بہری محبت کو ختم کردیا اور بتایا کہ بلند مقاصد کے لئے اسے خرچ کرنا خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اس طرح افراد میں انفاق فی سبیل اللہ کا پاکیزہ جذبہ ابھار کر دولت کو گردش میں لانے کا انتظام کیا گیا۔

دولت کو ایک جگہ جمع ہونے سے روکنے کے لئے زکوٰۃ کا نظام قائم کیا گیا تاکہ معاشرہ کے جن افراد کو اپنی بہتر قابلیت یا خوش قسمتی کی بنا پر ان کی ضرورت سے زیادہ دولت میسر آگئی ہو وہ اس کو سمیٹ کر نہ رکھیں بلکہ خرچ کریں اور ایسے مصارف میں خرچ کریں جس سے دولت کی گردش میں معاشرہ کے کم نصیب افراد کو بھی کافی حصہ مل جائے۔

آج حالت یہ ہے کہ جس شخص کی کمائی زیادہ ہے وہ یا تو قارون کی طرح اپنی دولت، اپنا خزانہ بڑھائے جارہا ہے یا عیاشوں کی طرح اپنی فضول خرچیوں میں اضافہ کئے جارہا ہے۔ ایک مکان موجود ہے تو اس سے عالی شان دوسرا مکان بنانا چاہتا ہے۔ سواری کے لئے ایک موٹر موجود ہے تو دوسری اس سے بڑھیا خریدنا چاہتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے ان برائیوں کو مٹانے کے لئے آئے تھے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوتی تھی۔ مرے اللہ! زندگی میں بھی مجھ کو مسکین رکھ۔ موت مری مسکینی کی حالت میں فرما اور قیامت میں بھی مسکینوں میں مجھے اٹھا۔ ہمارے نبیؐ کی تو یہ دعا کہ میں ہر وقت مسکین رہوں صرف تری طرف مرا احتیاج رہے۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لے گئے دنیا سے تو صرف ایک جوڑا تھا کپڑوں کا۔ پیوند لگے ہوئے کمبل اور گاڑھے کے تہبند میں وصال ہوا اور جس رات یہ سراج نبوت اس دنیا سے جارہے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہمارے گھر میں رات کو چراغ جلانے کے لئے تیل بھی نہ تھا۔ یہ ہے سیرت الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

سچا عاشق سرمایہ دار نہیں بنتا وہ خود ننگا رہ کر دوسروں کو اوڑھائے گا۔ جب مسلمان اپنی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر لانے کا فیصلہ کریں گے تو انہیں یہ کرنا پڑے گا کہ خود چھوٹے معمولی سے مکان میں گزارا کریں اور اپنی فاضل کمائی سے اللہ کے لئے گھر بندوں کے لئے مکان بنوائیں۔ خود سادہ اور معمولی کھائیں اور اس طرح جو بچت ہو اس سے ان بھوکوں کی روٹی کا انتظام کریں جن کے پاس پیٹ بھرنے کا سامان نہیں ہے۔ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر کم سے کم خرچ کریں اور جن غریبوں کی بیٹیاں ناداری کی وجہ سے گھر بیٹھی ہوئی ہیں، اپنی کمائی سے ان کی شادیوں کا بندوبست کریں۔

آج مال و دولت کے بارے میں کمائی اور اس کے خرچ کے معاملہ میں ہمارا طریقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا طریقہ نہیں ہے۔ ابوبکرؓ عمرؓ والا طریقہ نہیں ہے بلکہ یہودیوں اور مہاجن بنیوں والا طریقہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اور غضب کا فیصلہ ہوچکا ہے۔

ذوق ابراہیمیؑ نہیں، ذوق آذری ہے۔ ذوق موسویؑ نہیں ہے، ذوق فرعونی ہے۔ ذوق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہے، ذوق قارونی ہے۔ بھئی اگر یہی اچھا لگتا ہے تو مبارک ہو۔ مرنے کے بعد دیکھئے گا کیا ہوگا۔ دولت کام نہیں آئے گی جب سوال ہوگا ترا دین کیا ہے؟ دولت جمع کرتا رہا، کوٹھیاں بنواتا رہا اور در محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں چلا تو کوئی آدمی قبر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مرا دین مرا طریقہ اسلام ہے۔

تم میں کمائی کی ہوس عثمانؓ عمرؓ اور امام حسنؓ بننے کے لئے نہیں ہے۔ تم میں کمائی کی ہوس ہے قارون و شداد کے نقشے پر اور یورپ کے زانیوں کے نقشے پر آنے کے لئے۔

یہ دولت دنیا میں کسی مہلک مرض سے نہیں بچاسکتی تو وہاں کیا کام آئے گی؟ کیا بڑے بڑے دولت مند لکھوں والے خزانوں کے مالک ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہوجاتے؟ غافل انسان، یہاں کا عذاب آنکھوں سے دیکھ کر بھی عالم آخرت کے عذاب کا قیاس نہیں کرتا۔

یہ انصاف نہیں اپنی لاکھوں کی کوٹھی ہو اور دوسرے لاکھوں فاقے سے مر رہے ہوں۔ اگر آپ اس پر نہیں آسکتے، تو کچھ اپنا معیار ہی کم کیجئے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیجئے۔ جنہوں نے تین تین دن فاقے کئے ہیں۔ تمہارے بننے کے لئے یہ نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ملنے کی وجہ سے فاقہ آتا تھا۔ بلکہ عشاق دیتے ہیں ہدیئے تو امت پر لگادیتے ہیں۔ خود فاقے کرتے ہیں۔ فاطمہؓ سے اتنی محبت ہے کہ حضرت علیؓ نے جب ان کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہل کی بیٹی سے نکاح حرام نہیں کرتا لیکن مری فاطمہؓ کو جو دکھ پہنچائے اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔ اسی فاطمہ کا جب نکاح کیا تھا تو سب سے غریب علیؓ سے کیا تھا۔ ایک دفعہ غلام باندی آئے تو فاطمہؓ حضرت علیؓ کے بھیجنے پر گئیں۔ شرم سے واپس آگئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت علیؓ نے مدعا بیان کیا تو فرمایا امت بھوکے مرے اور تمہیں باندی غلام دوں۔

بندے کو جب اللہ تعالیٰ مال و دولت کی نعمت سے نوازے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس نعمت کی قدردانی کرے اسے فضول برباد نہ کرے۔ غیر شرعی امور پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرے بلکہ حلال ذرائع سے مال و دولت حاصل کرے اور جائز امور پر صرف کرے۔ حق داروں اور مسکینوں کے حقوق بجالائے۔ مسجدوں، دینی اداروں اور مذہب کے لئے جو جماعتیں کام کررہی ہیں ان کی مدد کرے اور آخرت کی بھلائیاں حاصل کرے۔

اس بندے پر افسوس ہے جو مال و دولت کے بارے میں اتنا اندھا ہوجائے کہ اسے حاصل کرتے وقت شرعی حدود کا خیال نہ رکھے اور خرچ کرتے وقت بھی شرعی حدود سے تجاوز کرجائے۔

ہماری رہنمائی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے آزمائش ہے اور مری امت کی آزمائش مال میں ہے۔

ایک روز چند فقراء نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فقر کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فقیر امیروں کی نسبت پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے جب کہ دولت مندوں کو خدا کی بارگاہ میں اپنی دولت کا حساب دیتے پانچ سو برس گزرجائیں گے۔

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ فرماتے تھے جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ و خیرات کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اُن میں سے ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ بڑا ہوگا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں گے" (ترمذی)

آزادئ نسواں کا نعرہ ۔ مجرم کون؟

تحریر: طیبہ یاسمین

"اف! یہ آج کل کی لڑکیاں! خدا جانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہیں ان کو لڑکیاں' نہیں آفت کی پرکالیاں کہنا چاہیے۔ نہ آنکھوں میں حیا نہ بزرگوں کا لحاظ بس جدھر جاتی ہیں ادھر ہی ہی کرتی شور مچاتی چلی جاتی ہیں اتنا نہیں سوچتیں کہ غیر مرد آواز سن لیں گے توبہ ہے بوا!" بڑی بی آج کل کی لڑکیوں کے چلن دیکھ دیکھ کر جل رہی تھیں اور سلمٰی کی امی سے شکایت کر رہی تھیں سلمٰی کی امی بولیں۔

"بس بوا دیکھ لو آج کل فیشن اور آزادی کی ہوا چل رہی ہے ہم تو بول بھی نہیں سکتے جاہل' اجڈ گنوار اور پرانے خیال کے کہلائیں گے آزادی نسواں کا بھوت سر پر سوار ہے اور سلمٰی ہی کو لو رات دن باپ بھائی سے آزادی کی بحث چلتی رہتی ہے بہتیرا کہتی ہوں کہ بڑوں سے زبان نہ چلایا کر مگر وہ کسی کی نہ سنے بھی میں تو تنگ آ گئی ہوں اس آزادی سے' آگ لگے ان آزادی کے علمبرداروں کو جنھوں نے مذہب سے بھی آزادی دلا دی ہے صبح کو گئی رات کو آتی ہے۔"

بڑی بی (شہ پا کر) "اے بوا! تو کیا تم اس کو منع نہیں کرتیں؟ جوان لڑکی اور سارا دن غائب' اے ہے یہ کیا بات ہے؟ توبہ میری تو ایسی بیٹی ہوتی تو ٹانگیں توڑ کر گھر میں ڈال دیتی۔"

سلمٰی کی امی (ٹھنڈی سانس بھر کر) "کیا کروں بوا' میری تو اس گھر میں چلتی نہیں باپ بھائی بھی اسی خیال کے ہیں وہ اسے کالج میں تو پڑھا رہے ہیں مگر اسلامی تعلیم نہیں دیتے نماز روزہ سے تو کوسوں دور ہے اب بڑی ہو گئی ہے مار بھی تو نہیں سکتے میں آخر کروں بھی تو کیا؟ گھر سنبھالوں یا اس کا دھیان رکھوں یہ ہو تو بھول کر بھی کبھی باورچی خانہ میں قدم نہیں رکھتی کہتی ہے کہ عورتوں کی توہین ہے کہ وہ مردوں کی غلام بن کر ان کو کھانا کھلائیں ہم تو ایسی باتیں جانتے نہیں بوا' پہلے تو اس میں عزت سمجھی جاتی تھی کہ مردوں کی خدمت کریں مجھے تو یہ فکر ہے کہ سسرال میں جا کر کیا کرے گی یہاں تو گزر ہو رہی ہے۔"

بڑی بی (سسرال کے نام سے چونک کر) "ارے ہاں بی خوب یاد آیا اب سلمٰی ماشاء اللہ جوان ہے کوئی رشتہ ڈھونڈ کر بیاہ دو نا زیادہ پڑھا لکھا کر کیا کرو گی؟ نوکری تھوڑی کرانی ہے زیادہ پڑھی لکھی لڑکیاں شوہروں کے قبضہ میں نہیں آتیں۔"

سلمٰی کی امی "بڑی بی! وہ تو نام بھی نہیں لیتی شادی کا اب موئی ایک اور جماعت بن رہی ہے جس میں کنوارے رہنے کا عہد کیا جاتا ہے اور وہ کنواروں کی جماعت کہلاتی ہے بس اس میں شامل ہو رہی ہے میرے تو ہوش اڑے جا رہے ہیں یہ باتیں دیکھ کر کہاں پہلے کی تو لڑکیاں شادی کے بارے میں کچھ کہتی تک نہیں تھیں جہاں ماں باپ نے مناسب سمجھا کر دی اور اب وہ پٹاخ پٹاخ گفتگو کرتی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔"

بڑی بی! "اے رہنے دو بوا' یہ کنواروں کی جماعت کے کیا کہنے؟ یہ تو آج کل عورتیں نئے نئے شگوفے چھوڑتی رہتی ہیں اور کہتی ہیں ملک ترقی کر رہا ہے اس لئے ہم بھی ترقی کر رہے ہیں بھاڑ میں جائے ایسی ترقی (یک لخت چونک کر) ہاں سلمٰی نے تو اب پردہ بھی اتار دیا ہے کیا سوچ رکھا ہے تم نے۔"

سلمٰی کی امی "تو پھر کیا کروں اور رونا کس بات کا ہے؟ میں نے بہتیرے واسطے دیئے بہتیرا سمجھایا کہ پردہ نہ اتارو مگر باپ بھی ساتھ مل گیا اور وہ اور بھی دلیر ہو گئی کہتی ہے کہ پردہ کرنے سے آزادی میں فرق پڑتا ہے ہم اسی لئے ترقی نہیں کر رہے ہیں کہ ہماری عورتیں گھر کی چاردیواری میں بند رہتی ہیں یورپ کی عورتیں دیکھو تو کیسے ٹھاٹ سے پھرتی ہیں اور وہ کتنی ترقی کر رہی ہیں اور پھر جب مرد آزادی سے گھومتے پھرتے ہیں تو ہم کیا کسی سے کم ہیں' ہم کیوں نہ آزاد رہیں وہ تو بی ہر وقت مردوں کی برابری کی رٹ لگاتی رہتی ہے۔"

بڑی بی "اس وقت کہاں ہو گی سلمٰی؟"

سلمٰی کی ماں "آج کسی گورنر کی سلامی ہے وہاں گئی ہے صبح کی بھوکی گئی ہوئی ہے بس اب آتی ہو گی۔"

بڑی بی (بس آج تو میں اس کے پیچھے پڑوں گی اچھی طرح سے۔)

(اتنے میں سلمٰی اندر داخل ہوتی ہے میانہ قد کی قبول صورت لڑکی ہے خوب پینٹ کیا ہوا ہے بال کٹے ہوئے ہیں)

سلمٰی (آتے ہی ٹھنک کر) "امی آج تو بڑی بھوک لگی ہے جلدی دو کھانا۔ ہائے جلدی (بڑی بی کو دیکھ کر) ہیلو بڑی بی کیا حال ہے (بڑی بی سے چمٹ جاتی ہے)

بڑی بی (سلمٰی کو ہٹاتے ہوئے) "ارے ہٹو بھی نہ سلام نہ دعا یہ کیا ہالو' ہالو سیکھ لیا ہے' منہ اٹھائے چلی آ رہی ہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں۔"

سلمٰی (کچھ نہ سمجھتے ہوئے) کیوں بڑی بی کیا ہوا ہے۔"

بڑی بی "ہونا کیا تھا میں نے آج سب کچھ تیرے متعلق سن لیا ہے میں تو تجھ سے بولنے کی نہیں۔"

سلمٰی "کچھ بتاؤ تو سہی؟"

بڑی بی۔ "یہ کیا آزادی آزادی کی رٹ لگا رکھی ہے ہم نے تجھے قید کر رکھا ہے کیا دن بھر گورنروں کی سلامی ہوتی ہے اور ہو تو نے صرف مردوں ہی سے آزادی حاصل نہیں کی بلکہ دین و مذہب سے بھی آزاد ہو گئی ہے پردہ تو نے اتار دیا اور بال بھی کٹوا لئے کیا اب باپ دادا کی ناک کٹوا کر رہے گی۔"

سلمٰی (برا مانتے ہوئے) "تمہارا تو بڑی بی دماغ خراب ہو گیا ہے تم جاہل کیا جانو' ملک کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ عورتوں کو آزادی ملے اور مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں آج ہی ہماری صدر کہہ رہی تھیں کہ عورتوں کو بالکل آزاد اور مردوں سے بے نیاز ہو کر رہنا چاہیے انہیں چاہیے کہ اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہوں وہ کیا کسی سے کم ہیں جو مردوں کی غلامی کریں؟"

بڑی بی "ارے رہنے بھی دو بوا ہم تو اب خیر سے تمہارا گھر بسانا چاہتے ہیں۔"

سلمٰی (ناک بھوں چڑھاتے ہوئے) "ارے کس چیز کا نام لے دیا؟ توبہ خدایا کس دماغ کی بڑھیا ہے خود تو شادی کر کے رات دن بڈھے کی غلامی کرتی ہے اب دوسروں کی راحت کو دیکھ کر جلتی ہو نا! میں تو کنواری رہنے کا عہد کر چکی ہوں شادی کے نام سے تو مجھے آگ لگتی ہے یہ موئے مرد تو بس چاہتے ہیں کہ بے دام کی لونڈی مل جائے۔ اور ان سے خوب نوکری کرائیں نہ جی ہم تو باز آئے اس شادی سے۔"

بڑی بی "توبہ ہائے توبہ' اے ہے کیسی زبان دراز لڑکی ہے ارے تو بڑوں کے سامنے زبان چلاتی ہے اور انہیں پاگل سمجھتی ہے؟"

سلمٰی "ہاں بڑی بی' تم بھی کم نہیں ہو کسی سے دماغ تمہارا خراب ہو چکا ہے اب میرا دماغ مت چاٹو (روتی ہے)"

باقی صفحہ ۲۶ پر

گجرات کے بعض

دردمند، رعایا پرور، رحمدل اور نیک

سلاطین امراء و مشائخ

سلطان محمود بن محمد بیگڑہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف متالا دارالعلوم بری

شیخ سراج الدین کی خدمت میں:- سلطان محمود بیگڑہ اپنے روحانی علاج کے لیے اس زمانہ کے ایک بزرگ شیخ سراج الدین کی خدمت میں حاضری دینے لگے۔ شیخ سراج الدین شیخ علی خطیب کے خلیفہ تھے اور وہ شیخ قطب الاقطاب برہان الدین کے خلیفہ تھے۔ شیخ سراج الدین کے سالکوں کی بڑی تعداد تھی جنہیں شیخ نے عین الیقین کے مقام تک پہنچا دیا تھا۔

سلطان محمود کا ایک امیر امین الملک شیخ سراج الدین کا معتقد تھا۔ محمود نے اپنے امیر سے شیخ کے متعلق دریافت کیا چنانچہ اس نے آپ کے مناقب و فضائل بیان کیے جس سے محمود بیگڑہ بہت متاثر ہوئے اور شیخ سے ملاقات کا شوق ہوا چنانچہ ایک رات محمود اپنے امیر کے ہمراہ شیخ سراج الدین کی خدمت میں پہنچے سلام و معانقہ کیا پھر سلطان نے ان سے عرض کیا کہ اپنی توجہ سے مجھے ظلمات نفسانی سے نکال کر مقام ہدایت تک پہنچا دیں۔ شیخ نے فرمایا کہ اگر واقعی کسی کو اس کی تلاش ہو تو درویش بھی اس کے لیے باب ہدایت کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سلطان نے کہا کہ محمود کو واقعی ایک دردمند سمجھیں اور اس کا علاج کریں اور اس کو صحیح راستہ پر لگا دیں۔ شیخ نے فرمایا کہ آپ کے سر پر امارت ہے اور کندھوں پر ذمہ داریاں ہیں۔ راہ سلوک میں ان تمام چیزوں سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے۔

سلطان نے کہا کہ اس راہ کے لیے میں اپنی مسند سلطنت چھوڑ کر آپ کی ملازمت کا احرام باندھنے کے لیے تیار ہوں۔ یہ سن کر شیخ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ اگر بادشاہت عدل و انصاف کے ساتھ کی جائے تو اس سے بادشاہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا پھر شیخ نے سلطان سے فرمایا کہ آج تو آپ واپس جائیں کل میں جو کچھ کہلا بھیجوں اس کو قبول کریں اور اس میں چوں و چرا نہ کریں۔ محمود نے دوسرے دن امین الملک کو شیخ کی خدمت میں یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ جو کچھ کہیں اس کو واپس آکر بے کم و کاست دہرا دینا۔ امین الملک شیخ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ سلطان کو میں نے ایک اچھا مرد اور فقیر دوست پایا میرا دل سلطان کی صحبت چاہتا ہے میری خواہش ہے کہ میں سلطان کے یہاں نوکری کروں میری اس خواہش کو سلطان تک پہنچا دو اگر سلطان منظور کرلیں تو مجھے کسی خدمت پر مامور کردیں امین الملک ان کے یہاں سے چلا تو وہ پریشان تھا کہ میں نے سلطان کے سامنے شیخ کی بہت تعریف کی تھی اور اب یہ پیام پہنچاؤں گا تو معلوم نہیں سلطان کیا سوچیں گے لیکن شیخ کا حکم تھا اس لیے اس نے ساری بات بیان کردی سلطان نے سن کر کہا کہ مجھے منظور ہے لیکن شیخ سے دریافت کرو کہ وہ کون سا عہدہ قبول کریں گے شیخ نے جواب میں فرمایا کہ میں فن حساب میں ماہر ہوں لہٰذا مجھے استیفائے ملک کے منصب پر مقرر کردیں سلطان نے منظور کرلیا دوسرے روز شیخ نے اپنی کمر میں تلوار باندھی اور گھوڑے پر سوار ہو کر سلطان کے یہاں پہنچے اور مستوفی کی خلعت پہنی پھر اپنے گھر واپس آئے شہر کے لوگ شیخ کو قطب اور غوث سمجھتے تھے لیکن ان کی اس ملازمت سے ان سے بدظن ہوگئے اور شیخ کو متہم سمجھنے لگے کہ انہوں نے اپنے زہد کو مال اور دنیا کی خاطر بیچ ڈالا اور ان کی ساری ریاضت سلطان کو اپنا معتقد بنانے ہی کے لیے تھی

شیخ اس طعنہ کے باوجود روزانہ سلطان کے پاس تشریف لاتے کچھ دنوں کے بعد امین الملک سے شیخ نے کہا کہ سلطان سے کہو کہ میں بوڑھا آدمی ہوں آنے جانے میں مجھے تکلیف ہوتی ہے اگر اپنے محل کے پاس مجھ کو جگہ دے دیں تو ہر وقت سلطان کے پاس حاضر رہوں سلطان نے اپنے پاس ہی ان کو رہنے کی جگہ دے دی چنانچہ انہوں نے وہاں قیام کرلیا اور لوگوں سے چھپ کر سلطان کی تربیت میں مشغول ہوگئے اور چند ہی دنوں میں سلطان فیضیاب ہوگئے اور ان کے دل کا غنچہ کھل گیا اس کے بعد شیخ نے فرمایا اب مجھے جانے کی اجازت دی جائے چنانچہ آپ واپس اپنے مستقر پر لوٹ آئے اور سلطان سے کہا کہ اب مجھ سے ملاقات کرنی کی ضرورت ہو تو لکھ کر پیغام بھیج دینا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت:- ایک رات سلطان محمود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو طبق مرحمت فرمائے، اس کی تعبیر یہ فرار پائی کہ سلطان کو دو بڑی نعمتیں حاصل ہوں گی، چنانچہ اس کے بعد سلطان نے دون اور گرنال کو فتح کرلیا۔

حفظ قرآن مجید کی قدردانی:- سلطان محمود ایک مرتبہ شب قدر میں علماء و صلحا کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے، علماء کے درمیان باہم ذکر آخرت پر گفتگو ہو رہی تھی ایک عالم دین نے بیان کیا کہ قیامت کے دن آفتاب نیچے آئے گا، گنہگاروں کے سروں پر آفتاب سوا نیزے کے برابر ہوگا اور اس کی تپش سے وہ جل رہے ہوں گے اگر ان میں کوئی حافظ قرآن ہوگا تو اس کے اسلاف کی سات پشتیں رحمت کے سایہ میں ہوں گی اور آفتاب کی گرمی کا اثر ان پر نہ ہوگا یہ سن کر سلطان محمود کی زبان سے ایک آہ نکلی پھر کہا کہ میرے لڑکوں میں سے کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہے تاکہ میں بھی اس رحمت کا امیدوار ہوتا۔

سلطان کے صاحبزادے خلیل خاں اس مجلس میں موجود تھے جو آگے چل کر سلطان مظفر کے لقب سے تخت نشین ہوئے اس نے باپ کی بات سن لی کچھ دنوں کے بعد اس کو بڑودہ کی جاگیر دی گئی اور وہ وہاں چلے آئے،

بڑودہ آکر قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے حفظ کرنے کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہ ہوئے اسی محنت اور اہتمام سے انہوں نے ایک سال میں تمام کلام مجید حفظ کیا رمضان المبارک میں باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حکم ہو تو تراویح میں قرآن سناؤں سلطان محمود یہ سن کر بے حد مسرور ہوئے بیٹے کو گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔

بیٹے نے رمضان المبارک میں کئی بار کلام پاک تراویح میں سنایا سلطان نے کہا کہ اپنے بیٹے کا شکریہ کس طرح ادا کروں کہ اس نے اپنے اسلاف کو قیامت کے دن آفتاب کی گرمی سے نجات دلائی اس کا بدلہ صرف یہی ہے کہ میرے ہاتھ میں بادشاہت ہے اس کو دے دوں سلطان نے اپنے بیٹے کے قرآن پاک حفظ کرنے کی خوشی میں ایک دعوت عام کی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایسی دعوت کبھی نہیں ہوئی۔

علماء و مشائخ سے محبت :۔ سلطان محمود کو علماء کرام و مشائخ عظام سے بڑی محبت و عقیدت تھی اپنی وفات سے قبل نہروالہ گئے وہاں کے تمام علماء و صلحاء سے ملاقات کی ان کو انعام و اکرام سے نوازا جب رخصت ہونے لگے تو کہا اب اجل مہلت نہ دے گی کہ آپ لوگوں سے پھر مل سکوں نہروالہ سے بڑے مشائخ کے مزاروں کے لیے حاضر ہوئے پھر احمد آباد آکر شیخ احمد کھٹو کے مزار پر حاضری دی۔

آصفی نے لکھا ہے کہ ۹۱۷ھ میں سلطان محمود فراش ہو گئے تھے، اپنے صاحبزادے مظفر کو وصیت نامہ حوالہ کیا جو بڑودہ سے آئے ہوئے تھے، جب سلطان کو افاقہ ہوا تو صاحبزادہ واپس بڑودہ لوٹ گئے سلطان پھر بیمار پڑ گئے اور اپنے بیٹے مظفر کو طلب کیا مگر اس کے آنے سے ایک گھنٹہ قبل سلطان نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی رحلت بوقت عصر ۲ ماہ رمضان ۹۱۷ھ عمر ۷۰ سال ہوئی مدت بادشاہت ۵۵ برس ہے حظری نے سن وفات ۹۱۶ھ لکھا ہے۔

سلطان مظفر حلیم ابن محمود بیگڑہ :۔ نام سلطان مظفر بن محمود بن احمد بن محمد کنیت ابو نصر اور لقب شمس الدین تھا ولادت ۲ شوال ۸۷۵ھ کو گجرات میں ہوئی بادشاہت کے گہوارے میں پروان چڑھے والد کی نگرانی میں علم دین حاصل کرتے رہے ان کے اساتذہ میں علامہ مجد الدین ایجی اور محدث جلال الدین بجرق حضری قابل ذکر ہیں۔

اپنے والد سلطان محمود بیگڑہ کی رحلت کے بعد ۲ ماہ رمضان ۹۱۷ھ میں حکومت کی باگ ہاتھ میں لی اور نہایت عدل و انصاف سخاوت و شجاعت سے حکمرانی کا آغاز کیا صلاح و فلاح اور ورع و تقویٰ میں والد ماجد محمود بیگڑہ کے بالکل نقش قدم پر تھے۔

اوصاف و کمالات :۔ سلطان نہایت نرم دل اور رعیت سے حسن سلوک کرنے والے تھے اسی وجہ سے حلیم سے یاد کیے جاتے تھے علوم دین سے اچھی طرح واقف تھے نہایت سلیم الطبع اور حاضر جواب تھے، فنون حرب میں خصوصاً تیر اندازی نیزہ بازی شمشیر زنی گھڑ سواری میں مہارت تامہ حاصل تھی خطاطی میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا اپنے ہاتھ سے قرآن مجید لکھ کر حرمین شریفین بھجواتے جوانی ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اتباع رسول کا خاص اہتمام تھا جب موت یاد آتی تو زار و قطار روتے علمائے کرام سے بڑی عقیدت تھی اکابر و مشائخ سے محبت کا اظہار کرتے

شریعت کی سختی سے پابندی کرتے ہمیشہ باوضو رہتے با جماعت نماز ادا کرتے کبھی کسی کی اہانت نہ کرتے اسراف سے بچتے لیکن سخاوت کا دامن نہ چھوڑتے تمام رعیت کے احوال کی خبر رکھتے بعض اوقات لباس بدل کر رات میں اپنے محل سے نکلتے اور رعایا کے حالات معلوم کرتے۔

فکر آخرت :۔ ایک روز سلطان مظفر قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے قیامت کی آیتوں کو پڑھ کر رونے لگے ان کے ایک خادم نے عرض کیا بادشاہ سلامت میرے علم میں آپ سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد نہیں ہوا بلکہ اکثر آپ کو عبادت میں مشغول پایا ہے لہٰذا مغفرت کی بڑی امید ہے یہ سن کر سلطان نے اس خادم سے کہا کہ میری گردن پر بار گراں ہے اس لیے روتا ہوں تم نے سنا نہیں کہ نجا المخففون وھلک المثقلون ہلکے بوجھ والے نجات پا جائیں گے اور گراں بار ہلاک ہو جائیں گے

شراب سے نفرت :۔ سلطان مظفر نے شہزادگی اور بادشاہت کے زمانہ میں کوئی نشہ آور چیز استعمال نہیں کی۔ ایک روز ایک درباری امیر قوام الملک نے پوچھا کہ آپ نے کبھی مسکرات کا استعمال کیا ہے۔ جواب دیا جب پانچ سال کا تھا تو ایک دن بالاخانہ سے اتر رہا تھا کہ زینہ پر پاؤں پھسلا اور زمین پر آگرا شدید چوٹ آئی اس وقت میری دادی میری پرورش کرتی تھیں انہوں نے بطور علاج مجھے شراب پلا دی میں نے اسی وقت قے کر دی اور طبیعت خراب ہو گئی اس کے بعد میری دادی نے خوب دیکھا کہ کوئی آفت سے کبھی ہے کہ تم نے شہزادے خلیل خاں کو شراب پلا دی؟ انہوں نے کہا ہاں اس شخص نے کہا تو پھر دوبارہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا چنانچہ پر دادی نے استغفار کیا اور پھر میری طبیعت ٹھیک ہو گئی اس کے بعد اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو شراب کی آلودگی سے محفوظ رکھا۔

بعد میں سلطان کو شراب سے اس درجہ نفرت ہو گئی کہ سلطان کے پاس ایک گھوڑا تھا اپنی چال اور خوش رفتاری میں منفرد تھا سلطان کو سواری کے لیے وہ گھوڑا بہت پسند تھا ایک دن اس گھوڑے کے پیٹ میں درد ہوا ہر طرح کی دوا کی گئی لیکن کوئی اثر نہ ہوا، ایک حاذق طبیب نے بتایا کہ اگر خالص شراب پلائی جائے تو اس سے فائدہ ہو گا چنانچہ اس کو شراب پلائی گئی اور اس کا درد جاتا رہا سلطان کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو بڑے افسوس کا اظہار کیا اور اس گھوڑے کی سواری ترک کر دی۔

شریعت کا لحاظ :۔ سلطان مظفر نے جب مانڈو فتح کیا تو وہاں سلطان محمود نے بڑی عظیم الشان دعوت کی تھی۔ اس دعوت میں بعض چیزیں شریعت کے خلاف ہوئیں مظفر شاہ کے متنبہ کرنے پر فوراً اصلاح کی گئی

اجابت دعا :۔ ایک مرتبہ سلطان مظفر حلیم دعائے استسقاء کے لیے نکلے فقراء اور مساکین میں خوب خیرات کی اور ان سے بارش کے لیے درخواست کی خود مصلیٰ پر آکر نماز پڑھائی بعد میں دعا کرائی جس کا آخری حصہ یہ تھا۔

اللھم انی عبدک ولا املک لنفسی شیئا فان تک ذنوبی حبست المطر عن خلقک فھا انا ھذا بیدک فاغثنا یا ارحم الراحمین۔

یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں میں کسی چیز کا بھی مالک نہیں اگر میرے گناہ بارش کو روک رہے ہیں تو اے پروردگار یہ میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے اے ارحم الراحمین ہماری فریاد رسی فرما۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

آخری بدھ کیا ہے

از۔ محمد انیس کراچی

س: آخری بدھ کے کیا معنی ہیں۔ برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں پوری تفصیل کے ساتھ جواب دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

ج: آخری کے معنی ہیں مہینے کا آخری بدھ۔ لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ صفر کی آخری بدھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل صحت فرمایا تھا۔ اس لئے اس روز خوشی منائی جائے۔ مٹھائیاں تقسیم کی جائیں، چنانچہ جاہل لوگ ایسا ہی کرتے ہیں لیکن واضح رہے کہ صفر کے آخری بدھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے صحت یاب نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ صفر کے آخری بدھ کو آپؐ کا مرض الوفات شروع ہوا تھا۔ اس لئے جاہلوں میں جو بات مشہور ہے وہ دشمنان دین کی پھیلائی ہوئی غلط اور جھوٹی بات ہے۔ افسوس ہے کہ جاہل لوگ اس جھوٹ سے متأثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفاتؐ کے شروع پر خوشیاں مناتے ہیں۔ اور مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں آپ کے مسائل اور ان کا حل بغور مطالعہ کرتا ہوں اسی مطالعے کے توسط سے مجھے چند سوالات پوچھنے کی جسارت ہوئی ہے امید ہے کہ جوابات سے مستفیض فرمائیں گے!۔

س: میں ایک نوجوان لڑکا ہوں۔ لیکن میرے دل میں یہ خواہش بہت پہلے ہی سے ہے کہ میں جب بھی شادی کروں گا جہیز بالکل نہیں لوں گا حتیٰ کہ لڑکی والے دولہا کو گھڑی یا انگوٹھی وغیرہ جو دیتے ہیں وہ بھی لینے کا قائل نہیں ہوں۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لڑکی والے کو منع کرنے کے باوجود وہ جہیز دے ہی دیتے ہیں کیونکہ یہ واقعہ میرے دوست کے ساتھ پیش آچکا ہے۔ وہ بھی جہیز کا بالکل قائل نہیں تھا اور اس کے منع کرنے کے باوجود سسرال والوں نے جہیز دے ہی دیا۔

اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر لڑکی والے جہیز منع کرنے کے باوجود بھی دیں تو کیا وہ تمام سامان واپس کر سکتا ہوں؟

ج: لڑکی والے اپنی لڑکی کو دیتے ہیں تمہارا اس جہیز سے کیا تعلق؟ اور تم کون ہوتے ہو منع کرنے والے۔

س: میں آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ جو ضرورت کا سامان وہ جہیز میں دیتے ہیں اس کو میں نے پہلے ہی اپنی محنت کی کمائی سے تھوڑا تھوڑا کر کے یکجا کر لیا ہے تا کہ اپنے مشن کی تکمیل میں پورا اتر سکوں۔

ج: جو تم نے جمع کیا وہ تمہارا ہے اور جو تمہاری بیوی کو والدین دیں گے وہ تمہاری بیوی کا ہے۔

س: ہمارے مذہب میں فضول خرچی اور دولتوں کو برا کہا گیا ہے۔ اس بات کی روشنی میں میں جناب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آج کل جو شادی میں رسومات ہوتے ہیں، مثلاً مووی (فلم) بنوانا، آتش بازی وغیرہ۔ یہ تو خیر عقل میں آنے والی بات ہے کہ غیر ضروری اور فضول خرچی ہے۔

لیکن کھانے کے اہتمام میں مختلف ”ڈش“ بنوانا۔ کھانے کے لئے اعلیٰ اہتمام کرنا مثلاً خوبصورت طریقے سے کھانے کی جگہ کو آراستہ کرنا بھی کیا غیر ضروری اور فضول خرچی ہے؟

ج: یہ تمام چیزیں فضول خرچی میں شامل ہیں۔

س: میں آپ سے یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سے عوامل شرعی لحاظ سے درست ہیں جو کہ شادی میں کئے جا سکتے ہیں؟

ج: بہشتی زیور میں ”سنت کے مطابق شادی کا بیان“ پڑھ لیجئے۔

قطع تعلق کرنا کیسا ہے

میت کی وراثت

س: ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ تین بھائی، چار بہنیں ایک بیوہ (والدہ) جو کہ میت کے حقیقی وارث ہیں ان میں ایک مکان جس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہے اس کی تقسیم از روئے شریعت کس طرح کی جائے برائے کرم ہر ایک کے حصہ میں آنے والی رقم سے آگاہی فرمائیں کیونکہ کافی دنوں سے یہ مسئلہ اٹکا ہوا ہے امید ہے کہ ہمارا یہ مسئلہ حل فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے؟

ج: یہ مکان ۸۰ حصوں پر تقسیم ہوگا۔ ان میں دس حصے تمہاری والدہ کے۔ چودہ چودہ تینوں بھائیوں کے۔ اور سات سات چاروں بہنوں کے۔

ایک لاکھ میں والدہ کا حصہ ۱۲۵۰۰ روپے۔

〃 〃 〃 ہر بھائی ۔۔۔ ۱۷۵۰۰ روپے۔

〃 〃 〃 ہر بہن ۔۔۔ ۸۷۵۰ روپے۔

بزم ختم نبوت

پاکستان میں اسلامی نظام کی ترویج

مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ

اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اور جبر و تشدد، بدامنی، افراتفری، جھوٹ، دھوکہ، مکر و فریب، استحصال، استبداد اور آمریت کے خاتمہ کیلئے پاکستان بنایا گیا۔ اور قیام پاکستان کے وقت جو نعرہ دیا گیا وہ یہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ۔ لاکھوں انسان دربدر ہوئے۔ خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ لاتعداد بچے یتیم ہو گئے۔ ان گنت عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے اور نہ معلوم کیا کچھ ہوا۔

بہرحال پاکستان بن گیا اور بننے کے بعد کیا ہوا صرف یہ کہ

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

برسر اقتدار طبقہ اقتدار کے نشہ میں اتنا بدمست ہو گیا کہ انہیں اسلامی نظام کے نفاذ کی ہوش ہی نہ رہی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حق کی جگہ ناحق، اسلام کی جگہ کفر، اور سچ کی جگہ جھوٹ نے لے لی۔

آج پاکستان میں یہ حالت ہے کہ آپ جس بھی شعبہ پر نظر کریں گے الامان والحفیظ کہہ کر اٹھیں گے۔

تعلیم کا نظام دشمن کا مسلط کردہ اور لارڈ میکالے کا مرتب کردہ ہے جس سے لارڈ میکالے کے بقول ایسے ہی لوگ نکل رہے ہیں جو شکل و صورت کے لحاظ سے مشرقی، ذہنیت کے لحاظ سے مغربی اور عادات و اطوار کے لحاظ سے لادین ہیں۔

جن کا مقصد ملک و ملت کو لوٹنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

افسر شاہی اور بیوروکریسی پر نظر کریں۔ اکثریت ایسے لوگوں کی آپ کو ملے گی جو اسلام کی روح سے ناآشنا آدمیت اور انسانیت کی تعریف سے ناواقف اور جن کی جدوجہد کا مقصد پیٹ کے جہنم کے بھرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں پولیس کا محکمہ بھی ایسے ہی افراد پر مشتمل ہے جو افراد صرف لوگوں کو پریشان کرنا۔ ذلیل و خوار کرنا۔ اور رسوا کرنا جانتے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد سے لے کر آج تک پارلیمنٹ نے نفاذ اسلام کے لئے کوئی بھی اطمینان بخش کام نہیں کیا۔ حکومت کی جانب سے مختلف ادارے قائم کئے گئے۔ جن کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے تجاویز مرتب کر کے حکومت کے حوالے کریں تاکہ ان ٹھوس تجاویز کی بنیادوں پہ حکومت فوری کاروائی کر سکے۔ لیکن تجاویز آج تک تجاویز۔ تجاویز ہی رہیں۔ عمل درآمد کے لئے ہمارے ارباب اقتدار اور ارکان پارلیمنٹ کو فرصت ہی نہیں۔ مہنگائی اتنی بڑھ چکی ہے کہ غریب افراد کا جینا دوبھر ہو گیا۔

ہمارے ملک کے مزدور اور کسان کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ جاگیردار اور سرمایہ دار دونوں ہاتھوں سے ہمارے ملک کو لوٹ رہے ہیں ہمارے ملک میں حاوی نظام کی وجہ سے غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہو رہا ہے۔ انتخابات کا نظام بھی ایسا بنایا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی نچلے طبقہ یا درمیانہ طبقے کے آدمی کا آگے آنا ممکن نہیں رہا۔ اب تو یہ پیسے کا کھیل بن کر رہ گیا ہے۔ لاکھوں روپیہ ایک امیدوار انتخابات میں اپنی انتخابی مہم پر خرچ کرتا ہے۔ تو آپ ہی بتائیں کہ جیتنے کے بعد وہ کروڑوں کے کمانے کی فکر کرے گا یا خدمت خلق کو شعار بنائے گا۔

رشوت اور سفارش نے ہمارا ستیاناس کر دیا ہے اہلیت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ نااہل افراد رشوت اور سفارش کی بنیادوں پر آگے آجاتے ہیں، اہل افراد کو نوکری نہیں ملتی، اس ناانصافی کے نتیجہ میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور نفرت کے نتیجہ میں بغاوت پیدا ہوتی ہے۔

تصحیح و معذرت

ہفت روزہ ختم نبوت ج ۱۱ شمارہ نمبر ۴۴ ص ۲۰ کالم نمبر ۲ سطر ۱۳ میں آیت کا ترجمہ غلط کمپوز ہو گیا ہے۔ وہ ترجمہ اس طرح پڑھا جائے۔

"اور نہ ہی مجھے اسے پوجنا ہے جس کی تم پوجا کر رہے ہو۔"

قارئین اس کی تصحیح فرمالیں۔ ہم اس سہو پر معذرت خواہ ہیں۔ دراصل اصل مسودہ میں بھی یہ غلطی تھی۔

(ادارہ)

بہر حال اس وقت اہلیان پاکستان کو اپنے بارے میں اپنے ملک کے بارے میں اپنے مستقبل کے بارے میں گہرے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے اور اس لحاظ سے بھی کہ ہم اس وقت تقریباً کامل طور پر امریکہ کے غلام بن چکے ہیں۔ سامراج ہمارا حاکم ہے۔ ہم سامراج کے قرضوں کے نیچے دب چکے ہیں ان کے آمرانہ اقدامات نے ہماری کمر توڑ کر رکھ دی ہے آزادی لینے کے لئے۔ حقیقی اور کامل آزادی لینے کے لئے غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے ہمت، جرأت اور ایمان کی ضرورت ہے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر ہم اللہ کے دین کو نافذ کر دیں اور مکمل طور پر اسلامی نظام کو نافذ کر دیں تو بچاؤ ممکن ہے ورنہ ہلاکت اور بربادی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دنیا سے بے رغبتی

مجاہد اعظم، آزادی برصغیر کے روح رواں، قطب عالم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند اپنے ایک عقیدت مند کے پریس میں تصحیح مسودہ کا کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس نے تنخواہ کے ساتھ کچھ زائد رقم بھی خدمت اقدس میں پیش کی۔ آپ نے وہ زائد رقم لینے سے انکار فرمایا اور کہا کہ اس ماہ تو آپ یہ پیسے از خود دے رہے ہیں۔ اگلے مہینے ہمیں خواہ مخواہ امید ہوگی۔

ایک دن مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مسجد میں بیٹھے بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ کسی نواب نے آکر دعا کی درخواست کی۔ فراغت کے بعد اٹھتے وقت کہنے لگا حضرت جی...... یہ...... کچھ...... رقم...... ہے۔ آپ نے فرمایا بھئی ہمیں اس کی حاجت نہیں ہے۔ اس شخص نے بہت اصرار کیا۔ مگر حضرت کسی صورت بھی رقم لینے پر آمادہ نہ ہوئے۔ پھر وہ نواب اشرفیوں کی بھری ہوئی تھیلی مولانا کی جوتیوں میں داخل کر گیا۔ جب مولانا مسجد سے باہر تشریف لائے تو جوتیوں میں پڑی ہوئی تھیلی کو دیکھ کر فرمایا کہ دنیا یہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتی اور بچوں کو پاس بلا کر فرمایا کہ بیٹو! دیکھو اس دنیا کے پیچھے بھاگو گے تو تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی، لیکن دھکے دو گے تو اس طرح ذلیل ہو کر جوتیوں میں گھستی پھرے گی۔

دار العلوم کے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ حکومت سے امداد نہ لینا۔ کوئی مستقل اعانت قبول نہ کرنا۔ ہر ماہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کئے رہنا۔

مرسلہ۔ عبدالستار راناش قیصرانی

نجات کا راستہ

ناموس رسالت اور ختم نبوت کی حفاظت ہے

از:۔ محمد اکرم راہی گلاسکو

آجکل اسکاٹ لینڈ گلاسکو میں قادیانیوں نے اپنے گمراہ کن مذہب کی اشاعت کی نمائش کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور اپنے آپ کو سچا مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانی اپنی نمائش گلاسکو کے مختلف علاقوں کی لائبریری میں کر رہے ہیں۔ زیادہ لٹریچر انگریزی میں لکھا ہوا ہے اور مرزا کذاب کی تصویر لگا کر لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ مرزا کذاب نے جو دعوت دی ہے کہ وہ مہدی اور مسیح تھے۔ لیکن یہ لوگوں کو نہیں بتاتے کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء اب سے اٹھارہ سال پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ سات ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مطلع صاف ہوا تو پوری دنیا نے دیکھا کہ آئین پاکستان میں قادیانیت کا مصنوعی سورج اسلامی افق سے غروب ہو چکا ہے۔ آئین پاکستان میں قادیانیوں کا نام غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں سکھوں، ہندوؤں اور اچھوتوں کے ساتھ درج ہے۔ ساری دنیا نے یہ دیکھا کہ نہ تو امریکہ سے برطانیہ تک اقتدار کی کوئی طاقت قادیانیوں کو اس انجام بد سے بچا سکی، نہ یہودیوں کا سرمایہ ان کی ذلت و رسوائی کا داغ مٹا سکا ہر ستمبر ۷۴ء کو وہ مقصد عظیم حاصل ہوا اور قادیانیت کا کانٹا اسلام کے جسم سے نکال پھینکا گیا۔ جو لوگ قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین کا شکار ہو کر مرتد ہو گئے تھے جب ان پر قادیانیت کا کفر کھل گیا تو وہ قادیانیت کو چھوڑ کر دوبارہ دامن اسلام سے وابستہ ہو گئے ہیں۔

قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر جدا کرنے میں عرصہ تقریباً ستر سالوں تک ختم نبوت کے مجاہدوں نے جو قربانیاں دی تھیں ان کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اب قادیانیوں نے اپنا رخ یورپ کی طرف کر رکھا ہے اور پاکستانیوں کی نئی پود کو گمراہ کرنے کی کوشش میں سرگرم ہیں۔ اور لاکھوں پونڈ ٹیلی ویژن والوں کو ادا کر کے مرزا طاہر کذاب مسلمانوں کو اپنا پیغام دینے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ ختم نبوت کے مجاہد پوری دنیا میں اس کذاب فرقے کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ حق کو فتح ہوگی۔

گلاسگو میں بسنے والے غیور پاکستانی انشاء اللہ تعالیٰ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کا پردہ چاک کر دیں گے۔ قادیانیوں سے جب مرزا کذاب کے بارے میں بات چیت ہوتی ہے تو قادیانیوں کی زبانیں گنگ ہو کر رہ جاتی ہیں جیسے

باقی صفحہ ۲۲ پر

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

تحریک ختم نبوت

منزل بہ منزل

محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ لاہور

قسط نمبر ۵

"بریف" خاص طور پر اس "عرضداشت" کے پیش نظر تیار کیا گیا ہے جو قادیانیوں نے کمیشن کے سامنے پیش کی ہیں۔ کمیشن کا یہ اجلاس آجکل جنیوا میں ہو رہا ہے جہاں ایک اطلاع کے مطابق قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد اور دوسرے قادیانی لیڈر موجود ہیں۔ قادیانیوں نے کمیشن سے یہ شکایت کی ہے کہ ان کے ساتھ پاکستان میں وہ سلوک نہیں ہو رہا ہے جو کسی بھی ملک میں اقلیتوں کیساتھ ہونا چاہئے۔ اسلام آباد کے اجلاس میں دوسرے اعلیٰ حکام کے علاوہ پاکستان کے ڈپٹی اٹارنی جنرل نے بھی شرکت کی۔ خیال ہے کہ پاکستان کا وفد قادیانیوں کی شکایت کا جواب لے کر جلد جنیوا روانہ ہو جائے گا۔ "بریف" ان حقائق کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے کہ کسی قادیانی کو پاکستان میں ان کے عقائد کی وجہ سے ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی زندگی کے کسی شعبہ میں ان سے امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ قادیانیوں کے اخبارات و رسائل اور جرائد پوری آزادی سے پاکستان میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں کھلی ہوئی ہیں۔ البتہ اقلیت قرار دینے کے بعد انہیں مسلمانوں کے انداز میں عبادت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ اسلام آباد کے اجلاس کی صدارت وزارت داخلہ کے سیکرٹری جنرل روئیداد خان کی۔ وزارت اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری لیفٹننٹ جنرل مجیب الرحمان' وزارت عدل و انصاف اور وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں نے بھی شرکت کی۔

(جسارت کراچی ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء)

○ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے آئندہ انتخابات تک مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے فرزند ارجمند مولانا عزیز الرحمان جالندھری کو قائم مقام ناظم اعلیٰ نامزد کر دیا ہے۔

○ مورخہ ۲۲ مارچ کو اسلام آباد میں احتجاجی جلسہ کا پروگرام بنایا گیا جس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ نے فرمانا تھی۔ نام نہاد اسلامی حکومت نے حضرت الامیر کو نظر بند کر دیا جس پر پورے ملک میں صدائے احتجاج بلند ہوئی۔

مقبوضہ کشمیر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

مقبوضہ کشمیر کے علماء کرام کا اجلاس جامع مسجد "کرناک" میں منعقد ہوا جس میں مقبوضہ کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کیا کہ ریاست میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جاسکے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

نگران و سرپرست۔ پروفیسر مولانا مفتی عبدالغنی الازہری

امیر۔ مولانا سید محمد امین بدخشی

ناظم۔ حاجی سلام الدین راجری

اراکین شوریٰ۔ جناب محمد امین' مولانا مفتی غلام رسول کریں' مولانا مفتی محمد عبداللہ بارہمولہ' میرواعظ محمد شفیع الدین بلیہاڑہ' مولانا شاہ ولی کاچھوں' صلاح دین راجواری' مولانا حافظ عبدالرحمان اودھم پور' مولانا غلام حسین مسجد وگناتھ جموں' مولانا محمد یعقوب دوڈہ' مولانا عبدالکریم لسانہ پونچھ' مولانا شمس الدین پونچھ۔

○ اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر مورخہ ۲۲ مارچ کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے دو اجلاس ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمانا تھی۔ جنہیں خانقاہ سراجیہ میں نظر بند کر کے مسلح پہرہ بٹھا دیا گیا۔ کانفرنس کو ناکام کرنے کے لئے حکومت نے اپنے روایتی ہتھکنڈے استعمال کئے۔ کسی قسم کی رواداری اختیار نہ کی۔ ہر "باریش" انسان کو اسلام آباد جانے سے روک دیا گیا۔ مرکزی مجلس عمل کے نائب صدر حافظ عبدالقادر روپڑی کو اسلام آباد کے ایک تھانہ میں محبوس رکھا گیا۔ بایں ہمہ تقریباً نوے ہزار مسلمانوں نے کانفرنس میں شرکت کر کے اسے چار چاند لگائے۔ دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' سمیت تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے پابندیوں کے باوجود شرکت کی۔ کانفرنس میں مرکزی مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے پر زور دیا گیا۔

مولانا عبیداللہ انورؒ کا سانحہ ارتحال

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے جانشین مولانا عبیداللہ انور مورخہ ۲۸ اپریل کی صبح ساڑھے سات بجے انتقال فرما گئے۔ انہیں ان کے والد گرامی حضرت لاہوریؒ کے پہلو میں قبرستان میانی شریف میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی۔

حضرت مرحوم سیاسی مدبر' نڈر و بے باک عالم' شیخ التفسیر' تحریک نظام مصطفیٰ' تحریک ختم نبوت کے عظیم قائد تھے۔ حضرت مرحوم کی رحلت عالم اسلام کا عظیم نقصان ہے۔ ان کی وفات سے مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم سرپرست سے محروم ہو گئی۔ خداوند قدوس حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

قبول اسلام کی ایمان افروز داستان
ولنشیپ طاری کی بیٹی کے
اسپین کے
داستان ازابیلا
جس نے
پورے اسپین میں
تہلکہ مچا دیا
حق و باطل کا زبردست معرکہ، شجاعت و بہادری
اور ایثار و قربانی کی لازوال کہانی
شائع ہوگئی ہے
آج ہی اپنی کاپی محفوظ کرالیں!
تحریر
جناب محمد سعید خان صاحب دہلوی
قیمت 45 روپے
100 کاپی منگوانے پر 40% رعایت
ناشر
نخلستان بُک ہاؤس کراچی
20/A

کراچی دفتر میں عشرہ ڈاک

مئی ۱۹۸۵ء کا پہلا عشرہ "عشرہ ڈاک" کے طور پر منایا گیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مد ظلہ کا کتابچہ "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" عمدہ کتابت وطباعت اور نفیس ٹائٹل کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کی کلمہ مہم کے نام سے بڑا پوسٹر پچاس ہزار۔ چھوٹے اشتہارات واسٹکرز پونے دو لاکھ کی تعداد میں چھپوائے گئے۔ جو پورے ملک میں لگوائے گئے۔

دفتر کے عملہ میں جناب مولانا عبد الرحمان یعقوب باوا' مولانا منظور احمد الحسینی' حافظ محمد حنیف ندیم' مولوی محمد یوسف رنگونی' مولوی ریاض احمد جنجوعہ' شاہ نواز ہزاروی کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے شب و روز ایک کر کے قادیانیوں کی کلمہ مہم۔۔۔ کلمہ کی توہین قادیانی جنازہ' انگلش واردو' شناخت' نزول مسیح' حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں' الہامی گرگٹ' قادیانیوں سے متعلق صدارتی آرڈی ننس لفافے میں پیک کر کے سینیٹرز' قومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبران' علی گڑھ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ایک ہزار افراد' تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز' ایس پی' ڈی ایس پی' تحصیل دار' ڈی آئی جی وغیرہ غرضیکہ ہزاروں حضرات کو ڈاک ارسال کی گئی۔ جس میں مندرجہ بالا کتب کے علاوہ حضرت الامیر مد ظلہ کا نام گرامی بھی شامل تھا۔

○ میرپور خاص سندھ میں تین قادیانیوں نے جان محمد ولد عبد اللہ زرداری کو سریئے مار مار کر شدید زخمی کر دیا۔ جسے طبی امداد کے لئے کراچی لے جایا گیا۔ لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گیا۔ انتظامیہ نے اس کو ذاتی لڑائی قرار دے کر کیس کو دبانا چاہا لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر مولانا احمد میاں حمادی نے ایک وفد کی معیت میں ڈی سی میرپور سے ملاقات کر کے کیس درج کرنے اور قادیانی قاتلوں کو گرفتار کرنے کی درخواست کی۔ دو قادیانی گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ تیسرا مفرور ہے۔

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد مد ظلہ کی ہدایت پر ایک وفد جو مولانا عزیز الرحمان جالندھری' صوفی ریاض الحسن گنگوہی' علامہ علی غضنفر کراروی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا عبد الرؤف الازہری' آغا مرتضیٰ پویا پر مشتمل تھا۔ نے اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء کرام' قومی اسمبلی کے اسپیکر وممبران جناب فخر امام' شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مد ظلہ ایم۔ این اے۔ مولانا سمیع الحق سینیٹر' حاجی محمد اسلم کھوکھر' راجہ نادر پرویز ایم این اے سے ملاقات کی۔

مولانا عبد الحق صاحب ایم این اے نے فرمایا کہ میں نے تمام اراکین اسمبلی کے نام خط ارسال کر دیا ہے جس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں سے متعلق توجہ مبذول کرائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اسمبلی میں آنے کا ہمارا مقصد ہی قادیانیت دلادینیت کے خلاف آواز بلند کرنا ہے۔

○ جامع مسجد منزل گاہ سکھر پر قادیانیوں کا دستی بموں سے حملہ' ۲ مسلمان شہید' ۱۳ زخمی' شہر میں مکمل ہڑتال' جنازہ میں ڈیڑھ لاکھ شیدائیان ختم نبوت کی شرکت۔

سکھر۔ تفصیلات کے مطابق جامع مسجد منزل گاہ میں صبح کی نماز ہو رہی تھی کہ ایک کار اور دو موٹر سائیکلوں پر سوار قادیانیوں نے مسجد کی شمالی جانب سے دو بم پھینکے جس سے مدرسہ کا ایک طالب علم حافظ منظور احمد اور ایک نمازی ملک نور احمد موقع پر شہید ہو گئے۔ جبکہ ۱۳ افراد زخمی ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلح قادیانی مدرسہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا محمد مراد کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ جو شدید زخمی ہیں۔ اس حادثہ فاجعہ کی اطلاع "آناً فاناً" پورے شہر میں پھیل گئی۔ تو ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جمع ہو گئے۔ جمعہ میں شہداء کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ایک لاکھ سے زیادہ فدایان ختم نبوت نے شرکت کی۔ پورا شہر بند ہو گیا۔ جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اس مرزائی غنڈہ گردی پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

مولانا سندھی اور شاہ ولی اللہ کی انقلابی اور دینی وعلمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصے سے منتظر تھے

☏ 5874

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام' سپاہ صحابہؓ کے بیجز' کی رنگ' ڈائری' کیلنڈر' لٹریچر' سٹکرز' ٹیلی فون انڈکس' پرس' بال پوائنٹ' جھنڈے' تصاویر مفتی محمودؒ' مولانا فضل الرحمٰن نیز دستور تھوک پرچون دستیاب ہے

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس' بسٹکر' پمفلٹ' اشتہارات اور ہر قسم کی طباعت کا مرکز

مرزائیوں کے گمراہ کن عقائد کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر مفت حاصل کریں

○ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سکھر کا المناک سانحہ مرزا طاہر احمد کی تشدد کے پرچار پر مبنی کیسٹوں کا نتیجہ ہے۔ جو پورے ملک میں قادیانیوں میں تقسیم ہو رہی ہیں' حکومت کو مرزا طاہر کی کیسٹوں اور سکھر کے المناک سانحہ کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہئے۔ ورنہ یہ آگ پورے ملک میں پھیل سکتی ہے۔

اس المناک سانحہ کے بعد سکھر میں قادیانیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کروایا گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے وزیر اعلیٰ سندھ سے ملاقات کر کے مطالبہ کیا کہ مسجد میں بم پھینکنے والے غنڈوں کے خلاف کیس فوجی عدالت میں چلایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ قادیانیوں (قاتلوں) کے سلسلہ میں عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ سکھر کے سانحہ سے متعلق پورے ملک میں احتجاج جاری ہے۔ جلسے ہو رہے ہیں۔ جلوس نکالے جا رہے ہیں۔

مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۳ء تک قادیانی مجرموں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جا سکا۔

حیدر آباد میں ایک مشہور قادیانی کا قتل

حیدر آباد۔ کے مشہور قادیانی ڈاکٹر کو نامعلوم شخص نے تیز دھار آلہ سے قتل کر کے راہ فرار اختیار کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قادیانی مذکور اپنی جماعت کا پرزور مبلغ اور مربی تھا۔ جس نے اپنے آنکھوں کے ہسپتال کو قادیانیت کی تبلیغ کا اڈہ بنایا ہوا تھا۔

اخباری اطلاع کے مطابق قادیانی جماعت نے متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کراوی ہے جس میں سندھ کے تین مشہور علماء کرام مولانا عبد الکریم صاحب سجادہ نشین بیر شریف' مولانا عبد الحق ناظم مفتاح العلوم حیدر آباد' مولانا نذیر احمد خان مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے نام درج کرائے ہیں۔

قادیانی ڈاکٹر کا قتل درحقیقت انتقام خداوندی ہے۔ سندھ کے علماء کرام نے مذکورہ بالا علماء کرام کے اسماء گرامی ایف آئی آر میں درج کرانے کو قادیانی افسروں اور عوام کی سوچی سمجھی سازش قرار دیا ہے۔ حیدر آباد کے مذہبی حلقوں نے اس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جان بوجھ کر سندھ کے حالات خراب کر رہے ہیں۔

○ فیصل آباد میں احاطہ گلاب سنگھ ریلوے پھاٹک ۸ نزد جھال خانو آنہ سے قادیانیوں کی غیر قانونی اور ناجائز اسلحہ ساز فیکٹری پکڑی گئی۔ دو قادیانی بھائی بغیر لائسنس کارتوس بنانے والی مشین پر کارتوس بنا رہے تھے کہ پولیس نے چھاپہ مارا اور مشین سمیت متعلقہ سامان مع بارود G-L-G-S بارہ بور گن میں استعمال ہونے والے کارتوس برآمد کر لئے

باقی صفحہ ۲۷ پر

فلسطینی راہنما صالح محمود عودہ کے اعزاز میں ضیاء الحق فاؤنڈیشن لندن کا استقبالیہ

لندن ضیاء الحق فاؤنڈیشن نے فلسطین کے ممتاز رہنما صالح محمود عودہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس کا اہتمام چیف آرگنائزر خورشید احمد شیخ نے کیا تھا۔ قاری محمد اشرف صاحب نے تلاوت پاک اور پھر نعت شریف سے اس مجلس کا آغاز کیا۔ خورشید احمد شیخ نے تمام مہمانوں کا تعارف کرایا۔ مہمان خصوصی صالح محمود عودہ اور ان کے بھائی حسن محمود عودہ کے اسلام قبول کرنے پر مبارک باد پیش کی وہ حیفا میں مقیم ہیں اور ان دونوں مسلمان بھائیوں سے ملنے کے لئے برطانیہ آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہلے قادیانی تھے اور اب اسلام قبول کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں بھائیوں کے علاوہ تیسرے بھائی جناب محمود عودہ بھی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ صالح محمود عودہ کے بھائی حسن محمود عودہ نے کہا کہ قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اسلام کی طرف سے لکھے ہوئے لٹریچر کو غور سے پڑھیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل محمد ضیاء الحق نے پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف آرڈی ننس نافذ کیا جس کی وجہ سے اسلام اور ختم نبوت کو پاکستان میں تحفظ ملا۔ ضیاء الحق فاؤنڈیشن کے چیف آرگنائزر خورشید احمد شیخ نے کہا کہ جہاں پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں کی جارہی ہیں ضروری ہے کہ پہلے ختم نبوت کا عملی طور پر تحفظ کیا جائے اور جو شخص بھی رسول اکرمؐ کے بعد نبوت کے منصب کا دعویٰ کرے اس کو شرعی سزا دی جائے۔ مولانا چشتی نے کہا کہ قیامت تک دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کا کامل دین رہے گا۔ مکمل شریعت اور حفاظت دین حضور اکرمؐ کی ختم نبوت کی بڑی دلیل ہے یو ایم او کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی نے فیصلہ کیا تھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جہاد افغانستان برطانیہ کے سربراہ ڈاکٹر ابن یار نے کہا کہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں۔ اسی وجہ سے افغانستان میں ان کا داخلہ بند ہے۔ پہلے کسی زمانے میں وہاں داخل ہوئے تھے ان کو قرار واقعی سزا دی گئی۔ تقریب سے عبدالرؤف محمد چوہدری محمد اشفاق نے بھی خطاب کیا۔

امت مسلمہ کو فتنہ ارتداد سے بچانے کے لئے اسلامی حکومتیں اپنا فرض ادا کریں

سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ باطل عقائد کو اسلام کے نام سے پیش کیا جارہا ہے' جس سے نوجوان گمراہ ہو رہے ہیں

کراچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ نے یہاں ہونے والے اسلامی ملکوں کے وزرائے خارجہ کانفرنس کی وساطت سے دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلامی حکومتوں' عالم اسلام کے علمائے کرام اور اہل دانش کا فرض ہے کہ امت مسلمہ کو قادیانی ارتداد سے بچانے کے لئے دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد سے آگاہ کریں۔ عرضداشت میں تفصیل کے ساتھ مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کے عقائد ان کی تاریخ اور ان کی سرگرمیوں کے بارے میں بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قادیانی گروہ پاکستان کی حکومت اور مذہبی حلقوں کے خلاف خفی اور معاندانہ پروپیگنڈہ میں مصروف ہے اور اس سلسلے میں اسے مغربی میڈیا اور لابیوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ قادیانی گروہ نے سیٹلائٹ کا چینل خرید کر اپنے باطل عقائد کو اسلام کے نام پر اور مسلمانوں کے روپ میں دنیا بھر میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کردیا ہے جس سے دینی معلومات سے بیگانہ مسلم نوجوانوں میں وسیع پیمانے پر گمراہی پھیلنے کا خدشہ ہے۔ معروف قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام بعض مسلم حکومتوں کے تعاون سے مسلم اور غیر جانبدار ممالک کی بین الاقوامی سائنس کانفرنس کے انعقاد کی کوششوں میں مصروف ہے جس کا مقصد عالم اسلام کی سائنسی سرگرمیوں پر گرفت قائم کرنا اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام تک رسائی حاصل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ بعض مسلم ممالک کے بیروزگار نوجوانوں کو مغربی ممالک میں ملازمت دلوانے کے بہانے ان سے قادیانیت کے فارم پر کرائے جارہے ہیں اور پھر مغربی ممالک میں انہیں مظلوم قادیانی ظاہر کرکے سیاسی پناہ گزین کے طور پر انہیں بسانے کے منظم پروگرام پر عمل ہو رہا ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن پاک کا تحریف شدہ ترجمہ اور قادیانی لٹریچر وسیع پیمانے پر دنیا بھر میں تقسیم کیا جارہا ہے۔ یہ لٹریچر اور تراجم اسلام کے نام پر پیش کئے جارہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ اس صورت حال میں درج ذیل اقدامات ضروری ہے۔ تمام مسلمان حکومتیں نہ صرف قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فوری طور پر اعلان کریں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں ان کی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اس پر پابندی عائد کریں کیونکہ قادیانیوں کے اسرائیل اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ دوستانہ مراسم ہیں اور قادیانی تنظیم کے افراد مسلمانوں کی جاسوسی کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک کے خفیہ راز اسلام دشمن طاقتوں تک پہنچاتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مسلمان حکمرانوں کو دھوکا دے کر ان کو "اسلامی سائنس کانفرنس" میں پھنسانا اور مسلمانوں کی سائنسی قوت کو پامال کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی سرگرمیوں سے قطع تعلق اور اس کو مسلمانوں کے کسی مشورہ میں شریک نہ کریں۔ تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی اداروں کو واضح طور پر آگاہ کریں کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مکمل یادداشت آئندہ کسی شمارے میں پیش کی جائے گی۔

(ادارہ)

مجرب اور مفید دوائیں

ارزانی

دمہ' پرانی کھانسی اور پرانے نزلہ زکام کا مکمل علاج۔ دمہ کے بے شمار مریضوں کو شفا کی نعمت سے فیض یاب کرنے والی اکسیر۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ۔ قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

شوگرین

پرانی سے پرانی شوگر (ذیابیطس) کا مفید اور مجرب علاج' شوگر سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرکے بے حد خون پیدا کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ' قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: اپنا پتہ صاف لکھیں ورنہ تعمیل نہیں ہوسکے

گیلانی دواخانہ۔ گلی بانساں والی منڈی بہاؤالدین گجرات

قادیانیت سے توبہ کرنیکے بعد

جناب صالح محمود عودہ کا قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کو

مناظرے کا چیلنج

مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا۔ دو فیکس کیئے لیکن جواب نہیں دیا۔

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی لندن

لندن۔ پچھلے دنوں جناب حسن محمود عودہ صاحب جو قادیانیت سے جولائی ۱۹۸۹ء میں تائب ہوئے تھے۔ وہ قادیانی مرکز للفورڈ انگلینڈ میں عربی سیکشن کے انچارج تھے۔
ان کے بھائی جناب صالح محمود عودہ جو فلسطین حیفا میں رہتے ہیں' یہ بھی بحمدہ تعالیٰ جنوری ۱۹۹۰ء سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ جناب صالح محمود عودہ پہلی مرتبہ برطانیہ لندن میں تشریف لائے' ان کا قیام یہاں اپنے بھائی حسن محمود عودہ کے ہاں رہا۔
انہوں نے یہاں اپنے قیام کے دوران فیکس کے ذریعے دو مرتبہ مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے ہونے کے بارے میں مرزا طاہر کو

مناظرے کا چیلنج دیا

مگر مرزا طاہر نے اس مناظرے کے چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور یوں مرزا طاہر نے اپنی شکست کا اعتراف کرلیا۔ جناب صالح محمود عودہ نے دو فیکس کئے۔

پہلا فیکس

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ مرزا طاہر کے نام' جو قادیانی ٹولے کا سربراہ ہے۔

السلام علی من اتبع الہدیٰ

میں دو دن پہلے لندن پہنچا ہوں۔ میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' جس میں آپ کے دادا مرزا غلام قادیانی کے بارے میں مناظرہ ہوگا۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ آپ وقت مقرر کریں اور مجھے اس فیکس پر جواب دیں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
صالح محمود عودہ
۲۷۔۳۔۹۳

جب ایک ہفتہ گزر گیا اور قادیان کی فیملی کے سربراہ مرزا طاہر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو جناب صالح محمود عودہ صاحب نے یاددہانی کرانے کے لئے دوبارہ فیکس روانہ کیا۔ اس میں لکھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم .

الى الميرزا طاهر احمد رئيس الطائفة القاديانية .

السلام على من اتبع الهدى .

لقد حضرت الى لندن قبل يومين واود مقابلتكم لمناقشتكم شخصيا حول حقيقة غلام جدكم مؤسس الطائفة القاديانية ،
انني انتظر ردكم الذي تحدد فيه موعد وبكان اللقاء على فاكس رقم 0713692866

والسلام على من اتبع الهدى

صالح محمود عودة
لندن في 27-3-93

بسم الله الرحمن الرحيم

April 7th 1993

الى الميرزا طاهر احمد رئيس الطائفة القاديانية

السلام على من اتبع الهدى

وبعد

لقد مضى على رسالتي الاولى اليك خلال زيارتي الحالية للندن، اكثر من اسبوع، وقد تأكدت من وصولها بالفاكس رقم 081 8701095 عند ارسالها؛ ولم يرد من طرفك اي رد.

انه في عدم ردك على رسالتي، اعتراف منك بان جدك كاذب وبضلالاته، التي ذكرت بعضها في رسالتي اليك بعيد أن تبرأت من ضلالة القاديانية؛ واعتراف بجبنك الموروث اباً عن جد، ولم يبق الا أن تعلن ذلك وتتوب ومن معك.

وكفى

صالح محمود عودة

لندن

5.4.1993

دوسرا فیکس

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے نام

السلام علی من اتبع الہدی

لندن کے حالیہ قیام کے دوران میں نے آپ کی خدمت میں جو چیلنج بذریعہ فیکس ارسال کیا تھا اس کو ایک ہفتہ سے زائد گزر چکا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ آپ کو وہ فیکس پہنچ چکا ہے۔ مذکورہ فیکس قادیانی مرکز ۰۸۱۔۸۷۰۱۰۹۵ پر ارسال کیا تھا۔ مگر آپ کی طرف سے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

آپ کی طرف سے جواب نہ آنا اس امر کا آپ کی طرف سے اقرار ہے کہ آپ کا دادا جھوٹا تھا اور وہ ایسی گمراہیوں میں مبتلا تھا جن میں سے بعض باتیں میں نے اس خط میں ذکر کردی تھیں جو میں نے آپ کی طرف قادیانیت سے برات کے تھوڑی مدت بعد ارسال کیا تھا۔ میرے فیکس کے جواب میں راہ فرار اختیار کرنا آپ کی بزدلی کا صریح اعتراف ہے جو آپ کو وراثت میں باپ دادا سے ملی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے لئے کوئی راستہ نہیں کہ آپ یا تو اعتراف شکست کا اعلان کریں یا اپنے قادیانیوں سمیت توبہ کا اعلان کریں اور اتنا کافی ہے۔

صالح محمود عودہ

از لندن

۵۔۴۔۱۹۹۳

فہرست خلفاء مجازین

حضرت مولانا شاہ مسیح اللہ صاحب جلال آبادی قدس سرہ

فہرست خلفاء مجازین

حضرت مولانا شاہ مسیح اللہ صاحب جلال آبادی قدس سرہ

حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب قدس اللہ سرہ خلیفہ خاص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ نے اپنی حیات طیبہ کے دوران اپنے متعدد متوسلین کو بیعت و تلقین وغیرہ کی اجازت عطا فرمائی۔ جن کی فہرست وقتاً "فوقتاً" شائع ہوتی رہی۔ اب وفات کے وقت تک حضرت والا قدس سرہ نے جن حضرات کو مجاز بیعت یا مجاز صحبت بنایا۔ ان کی آخری فہرست حضرت کے خلیفہ خاص حضرت حاجی محمد فاروق صاحب مدظلہم اور حضرت کے صاحبزادے حضرت مولانا صفی اللہ صاحب مدظلہم نے حضرت کی آخری تحریروں اور زبانی ارشادات کی روشنی میں مرتب فرمائی ہے۔ یہ فہرست حضرت حاجی محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی نے اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے جو افادہ عام کے لئے ان کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض کو جاری و ساری رکھے۔ (آمین)

(ادارہ)

مجازین بیعت.....پاکستان

۱۔ جناب حاجی محمد فاروق صاحب' بیت الاشرف باغ حیات سکھر۔

۲۔ جناب ڈاکٹر محمد تنویر احمد خان صاحب' بنگلہ نمبر ۳۔سی بلاک اے یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد۔

۳۔ جناب ڈاکٹر عبدالغفار شیخ صاحب' بیراج روڈ سکھر۔

۴۔ جناب کرنل ارشد ایاز صاحب' چوہدری کوارٹرز ملتان روڈ لاہور۔

۵۔ جناب ڈاکٹر عقیل الدین احمد صاحب' ۸۷ اے ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۶۔ جناب حبیب اللہ صاحب' ایس پی آئی ٹی سروس موڑ گجرات۔

۷۔ جناب حاجی محمد بشیر احمد صاحب' زمیندار بوٹ شاپ لیہ۔

۸۔ جناب مولانا وکیل احمد صاحب شروانی' ۸۷ اے ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۹۔ جناب خلیل احمد صاحب وکیل' ۸۸۔ اے عبداللہ ٹاؤن سیکٹر گیارہ بی نارتھ کراچی ۳۶۔

۱۰۔ جناب ڈاکٹر محمد سراج صاحب (ماہر چشم' بنوں سرحد۔)

مجازین صحبت.....پاکستان

۱۔ جناب اکرام الحق صاحب' راولپنڈی۔

مجازین بیعت.....ہندوستان

۱۔ جناب مولانا محمد صفی اللہ خان صاحب المعروف بھائی جان' مہتمم جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد ضلع مظفر نگر یوپی۔

۲۔ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدراسی' معہد العلوم الاسلامیہ پلمنیر آندھرا پردیش۔

۳۔ جناب مولانا محمد قمر صاحب' ۸۰/۱۰ اپورہ منوہر داس اکبر پور الہ آباد۔

۴۔ جناب مولانا حکیم ذکی الدین صاحب' نکاحی دواخانہ پرنامبٹ تملناڈو۔

۵۔ جناب مولانا نورالدین صاحب' مدرسہ تعلیم الاسلام ترال کشمیر۔

٦۔ جناب اہل اللہ صاحب' قاضی اسٹریٹ پرنام ہٹ تمل ناڈو۔

٧۔ جناب مولانا قاری عبدالرحیم صاحب میواتی' مدرس جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد ضلع مظفر نگر یوپی۔

٨۔ جناب پروفیسر سید علی شاہ صاحب صدر' کشمیر۔

مجازین بیعت..... جنوبی افریقہ و برطانیہ و امریکہ وغیرہ

١۔ جناب مولانا اسماعیل صاحب کتھراڈا' ویرلم' نٹال۔

٢۔ جناب مولانا عبدالحق (احمد صادق) صاحب ڈیسائی' پورٹ ایلزبتھ کیپ پراونس۔

٣۔ جناب ڈاکٹر عبدالقادر ونیا صاحب' لیڈی اسمتھ' نٹال۔

٤۔ جناب مولانا عربی صاحب' ڈربن' نٹال۔

٥۔ جناب مولانا اسماعیل ابراہیم صاحب کتھراڈا' فرائی ہیڈ' جنوبی افریقہ۔

٦۔ جناب ڈاکٹر اسماعیل منگیرا صاحب' جوہانسبرگ۔

٧۔ جناب الحاج ابراہیم صاحب تسبیح والا' ٢٢ بیلی فیلکس روڈ ڈیوزبری' برطانیہ۔

٨۔ جناب الحاج محمد بنا صاحب' ری یونین۔

٩۔ جناب مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری' لندن۔

١٠۔ جناب مولانا احمد صادق صاحب میتر' کیلیفورنیا' امریکہ۔

مجازین صحبت..... جنوبی افریقہ و برطانیہ وغیرہ

١۔ جناب الحاج یوسف کتھراڈا صاحب' ویرلم نٹال۔

٢۔ جناب مولانا محمد ہاشم صاحب' راوت برطانیہ۔

٣۔ جناب مفتی رشید میاں صاحب' واٹرفال ٹرانسوال۔

٤۔ جناب مولانا محمد ہاشم بوڑا صاحب' جنوبی افریقہ۔

٥۔ جناب مولوی قاسم داؤد سیتر صاحب' جنوبی افریقہ۔

٦۔ جناب مفتی فہیم ماہیت صاحب' جنوبی افریقہ۔

٧۔ جناب یوسف لوکھی صاحب' لی نیشیا جوہانسبرگ۔

تجدید اجازت

یہ وہ حضرات ہیں جو پہلے دیگر اکابر کی طرف سے مجاز تھے ان اکابر کی وفات کے بعد ان حضرات نے حضرت   سے بیعت و تربیت کا تعلق قائم فرمایا اور حضرت   کی طرف سے بھی مجاز ہوئے۔

١۔ جناب مفتی محمد وجیہ صاحب شیخ الحدیث' دارالعلوم اشرف آباد ٹنڈوالہ یار۔
(مجاز حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ)

٢۔ جناب مولانا محمد تقی عثمانی صاحب' دارالعلوم کورنگی کراچی ١٤۔
(مجاز ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ؒ)

٣۔ جناب مولانا صوفی محمد سرور صاحب' جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور۔
(مجاز حضرت مفتی محمد حسن صاحب ؒ)

٤۔ جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب' اناج بازار سکھر۔
(مجاز حضرت مفتی محمد حسن صاحب ؒ)

٥۔ جناب نواب عشرت علی خاں صاحب قیصر' کراچی۔
(مجاز حضرت مولانا فقیر محمد صاحب ؒ)

٦۔ جناب ڈاکٹر محمد عبدالواحد السید الریاض۔
(مجاز حضرت حاجی محمد شریف صاحب ؒ)

٧۔ جناب ماسٹر محمد عیسیٰ خان صاحب' موضع حمید پور براستہ بھپورہ ضلع اعظم گڑھ۔
(مجاز حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب ؒ)

٨۔ جناب ابوبکر احمد میمن صاحب' فرسٹ فلور کاپاڈیا مینشن II ڈاکٹر نایر روڈ بمبئی II۔
(مجاز حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ؒ)

وفات یافتگان

(وہ خلفائے کرام جو رحلت فرماگئے)

١۔ جناب مولانا مفتی سعید احمد صاحب لکھنوی' شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد۔

٢۔ جناب جسٹس انوار احمد صاحب' پٹنہ۔

٣۔ جناب مولانا نادر حسن صاحب' سہارنپور۔

٤۔ جناب قاضی عابد علی صاحب وجدی الحسینی' بھوپال۔

٥۔ جناب سید حسین صاحب' علی گڑھ۔

٦۔ جناب عبدالرحیم صاحب بکلی' کراچی۔

٧۔ جناب قاضی عبدالحئی صاحب' اوکاڑہ۔

٨۔ جناب حکیم عزیز الدین صاحب' کراچی۔

٩۔ جناب انعام الحق صاحب' راولپنڈی۔

١٠۔ جناب عزیز الدین صاحب' منڈی بہاؤالدین۔

١١۔ جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب' منڈی بہاؤالدین۔

١٢۔ جناب صوبیدار حاجی دوست محمد خان صاحب' مندر گڑھ پٹیالہ۔

١٣۔ جناب حافظ جمیل احمد صاحب' چرتھاول ضلع مظفر نگر۔

١٤۔ جناب مولانا منشی موسیٰ یعقوب صاحب' راوت ویرلم نٹال۔

١٥۔ جناب اعجاز علی صاحب' سکھر۔

ہماری شناخت اور شناختی کارڈ

از: ڈاکٹر انوار الحق صاحب

شناختی کارڈ کا مقصد انسان کی شناخت ہے اس سے کسی کی دل آزاری کرنے یا کسی کے حقوق سلب کرنے کا کام مقصود نہیں ہے۔ مختلف وجوہات کی بنیاد پر شناختی کارڈ موجودہ مادی زندگی کے کاروبار کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ پاسپورٹ بھی ایک طرح کی شناختی دستاویز ہے۔ بعض ممالک مثلاً امریکہ میں شناختی کارڈ کی بجائے پاسپورٹ اور ڈرائیونگ لائسنس سے ہی شناخت کا کام لیا جاتا ہے۔ ہر ملک کا پاسپورٹ یا شناختی کارڈ دوسرے ملک سے مختلف ہوتا ہے۔ ان دستاویزات میں لکھی ہوئی چیزیں' اس ملک کی ترجیحات اور ضروریات کی عکاس ہوتی ہیں۔ سعودی عرب میں غیر سعودی باشندوں کے شناختی کارڈ (اقامہ) کا رنگ مسلمانوں کے لئے اور غیر مسلمانوں کے لئے مختلف ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے لئے ان کی سب سے بڑی شناخت ان کا دین ہے۔ میرے والدین میرا نام اگر انوار الحق کی بجائے کوئی اور رکھ دیتے تو میری صحت پر کوئی بڑا اثر نہیں پڑتا۔ اسی طرح اگر میری مادری زبان اردو کی بجائے کوئی اور ہوتی تو بھی مطلقاً کچھ فرق نہ پڑتا۔ میں اگر پاکستان کی بجائے کسی اور مسلم ملک میں پیدا ہوا ہوتا تو تب بھی کوئی زیادہ فرق میری ذات پر نہ ہوتا۔ ہاں نعوذ باللہ اگر میرا مذہب اسلام کے سوا کچھ اور ہوتا تو میرا سب کچھ تباہ ہو جاتا۔ ایک مسلمان کے لئے ایمان کی دولت سے بڑھ کر کچھ اور نہیں۔ وہ یہ تو برداشت کرلے گا کہ اس کی ساری چیزیں چھن جائیں۔ وہ خود بھی ہلاک ہو جائے لیکن وہ کبھی یہ برداشت نہ کرے گا کہ اس سے اس کا ایمان چھین لیا جائے۔ ہر مسلمان کی دعا ہوتی ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر

ہو۔ مسلمان چاہے صحابہ کرام کے زمانے کا ہو یا آج کے زمانے کا اس کے لئے اس کا سب سے بڑا تشخص اس کا ایمان ہے۔ اس کے لئے اس کی سب سے بڑی شناخت اسلام ہے۔ اس تشخص کے لئے اس نے ہمیشہ بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ بدر اور احد کے میدان سے لیکر بوسنیا ہرزیگووینا' کشمیر' افغانستان اور فلسطین ہر خطہ زمین پر مسلمانوں کی یہ شہادت ان کے مقدس لہو سے رقم ہے۔ ۷۰ سالہ کیمونزم کے تاریک ترین دور میں بھی مسلمانوں نے ایمان کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور آج جوں ہی جبر واستبداد کے ہتھوڑے اور درانتیاں ٹوٹیں' وسطی ایشیا کے مسلمانوں کا تشخص اسلامی یوں ابھرکر آیا ہے جس طرح بارش کے بعد مردہ زمین سے ہری بھری فصل اگ آتی ہے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج یقیناً "اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اسلامی تشخص کے عین مطابق ہے۔ ہمارے یہاں عیسائیوں' ہندوؤں اور پارسیوں کے نام اتنے مختلف ہیں کہ شناختی کارڈ پر مذہب کے نام کے اندراج سے ان کی حق تلفی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس صورت میں تو کارڈ پر نام ہی نہیں لکھنا چاہئے کیونکہ غیر مسلموں کا نام پڑھتے ہی ہر آدمی سمجھ جائے گا کہ یہ تشخص غیر مسلم ہے۔ دوسری طرف یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ پاسپورٹ جو ایک شناختی دستاویز ہے اس پر مذہب کا باقاعدہ کالم عرصہ دراز سے ہے لیکن اس پر کسی نے بھی کوئی پرزور احتجاج نہیں کیا۔ بقول مولانا عبدالستار نیازی پاسپورٹ پر اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا نام لکھنے سے بعض مغربی ممالک آسانی سے ویزے دیتے ہیں۔

شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج پر غیر ضروری دھول اڑانے والوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی نہیں بخشا حالانکہ محمد علی جناح کی بے شمار تقاریر اس بات کی شاہد ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی حکومت کے طور پر قائم کیا گیا تھا نہ کہ ایک سیکولر حکومت کے طور پر۔ اگر سیکولر حکومت ہی بنانا تھا تو بھارت تو سیکولر حکومت ہونے کا دعوی کر ہی رہا تھا۔ پھر مسئلہ کیا تھا؟ ایک ان پڑھ سے ان پڑھ آدمی بھی جانتا ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا۔ بہادر یار جنگ مرحوم کی تقاریر لے لیجئے اور ان کے محمد علی جناح سے واضح اور غیر مبہم عہد و پیمان بھی سب پر عیاں ہیں جس میں قائداعظم نے علی الاعلان پاکستان کو مدینے کی طرح کی نظریاتی مملکت بنانے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ پھر خود قائداعظم کا ذاتی کردار دیکھئے۔ قائداعظم کی اکلوتی اولاد' ان کی چہیتی بیٹی جب پارسی سے شادی کر بیٹھیں تو قائداعظم کا کیا رویہ تھا۔ انہوں نے اپنی لخت جگر کو عاق کردیا اور مرتے دم تک اس کی شکل نہ دیکھی۔ قائداعظم بیٹی کی فطری محبت سے بے تاب ہوجاتے تھے اور تنہائی میں بیٹی کے کپڑے نکال کر کبھی کبھار رو بھی دیا کرتے تھے۔ خاموشی سے صرف آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیوں سے لیکن انہوں نے اپنے ان پدرانہ جذبات پر قابو رکھا اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو اپنے کردار وافعال پر حاوی رکھا۔

پھر چشم فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ جب قائداعظم محمد علی جناح انتقال کرگئے تو ان کا غیر مسلم وزیر خارجہ "سر" ظفر اللہ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا۔ اس کے سامنے نماز جنازہ ہوئی لیکن ظفر اللہ نے اپنے عقیدے کے عین مطابق مسلمانوں کو غیر مسلم جانتے ہوئے نماز جنازہ نہیں ادا کی۔ ہمیں ظفر اللہ اور ان کے ہم مسلک لوگوں سے جتنا بھی اختلاف ہو' ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ عمل خود ان کے اپنے عقیدے کے عین مطابق تھا اور ہم تمام مسلمانوں سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں سے متعلق امت مسلمہ کے متفقہ فیصلوں پر عمل کریں۔

جب امت مسلمہ کا فیصلہ رسول اکرمؐ کے زمانے سے آج تک یہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے تمام مدعی جھوٹے ہیں اور ان کے ماننے والے غیر مسلم تو مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ کم از کم ایسے لوگوں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ شناختی کارڈ پر مذہب کے اندراج سے مسلمانوں کو یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ وہ مسلم نام رکھنے والے غیر مسلموں سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ یہ چیز اسلام دشمن اور اسلام بیزار شخصیات اور قوتوں کو پسند نہیں۔ لہذا انہوں نے ایک منظم تحریک چلائی ہوئی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ شناختی کارڈ جاری کرنے والوں نے بھی اس بارے میں بے حسی کا مظاہرہ کیا اور یہاں تک غیر ذمہ دارانہ بیانات دیئے ہیں کہ مذہب کے نام کے اندراج سے ۶۰ کروڑ روپے کا اضافی خرچ آئے گا۔ اسلامی تشخص اتنا اہم ہے کہ اگر اتنا خرچ فی الواقعہ آبھی جائے تب بھی برا نہیں ہے۔ اگر حکومت چاہے تو شناختی کارڈ کی فیس دس روپے رکھ کر بڑی حد تک یہ رقم واپس حاصل کرسکتی ہے۔

جب اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ....

"(لوگو) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے" (سورہ احزاب ۴۰)

واضح رہے کہ اردو کا لفظ "ختم" اسی لفظ "خاتم" سے نکلا ہے۔ خاتم کا مطلب ختم کرنے والا ہے اور یہ اس مہر یا سیل کو کہتے ہیں جو لفافہ بند کرنے کے بعد آخر میں اس پر لگادی جاتی ہے کہ کوئی اور چیز اس میں نہ ڈالی جاسکے اور نہ نکالی جاسکے۔

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے اور تمہارے لئے سلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے"۔ (سورۃ المائدہ)

اسی طرح رسول اکرمؐ کے واضح ارشادات ہیں کہ "رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی" (ترمذی' کتاب الرویا' باب ذہاب النبوۃ' مسند احمد' مرویات انس بن مالک) اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعوی کرے گا' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں" (ابوداؤد' کتاب الفتن) صحابہ کرامؓ نے اجتماعی طور پر مسیلمہ کذاب کے خلاف فوج کشی کی حالانکہ مسیلمہ کذاب اور اس کے پیرو اپنی اذانوں میں اشہد ان محمد رسول اللہ کا اعلان کیا کرتے تھے۔ خود مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوی کرنے سے پہلے کہا تھا "اے لوگو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو' اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤگے"۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۵' مصنف مرزا غلام احمد) ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرتؐ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۲ مصنفہ مرزا غلام احمد) بعد میں اپنے ان بیانات کی روشنی میں وہ خود کیا سے کیا ہوگئے یہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ نہ صرف مرزا غلام احمد نے خود نئی نبوت کا دعوی کردیا بلکہ کہا گیا کہ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت مصنف مرزا محمود صفحہ ۳۵)

یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبالؒ نے عصر حاضر میں اپنے پرمغز مقالات سے قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دینے کی ضرورت' اہمیت اور افادیت واضح کی۔ قادیانیوں کی وکالت پنڈت جواہر لعل نہرو نے کی اور منہ کی کھائی۔ چونکہ رسول اکرمؐ آخری نبی تھے لہذا اللہ تعالی نے قرآن کریم کو رہتی دنیا تک محفوظ کرنے کا کام خود اپنے ذمہ لیا اور وہ بھی اس طرح کہ عربی جو کہ قرآن کریم کی زبان ہے کو بھی قیامت تک کے لئے محفوظ کردیا۔ اب جو شخص بھی اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتا ہے اور اللہ تعالی سے جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے اور جو شخص بھی یہ دعوی کرتا ہے کہ اسے بلاواسطہ یا بالواسطہ اللہ تعالی سے پیغامات موصول ہورہے ہیں ایسے سب افراد اور ان کے ماننے والے مکمل غیر مسلم ہیں اور ان کا اندراج شناختی کارڈ پر بطور غیر مسلم ہی ہونا چاہئے۔ ان کے لئے آخرت میں جو دردناک عذاب تیار ہے اس کا ذکر قرآن کریم میں تفصیل سے موجود ہے۔

شناختی کارڈ پر دین کے کالم سے مسلمانوں کا اسلامی تشخص بحال ہوتا ہے اور غیر مسلموں کا غیر مسلم تشخص اسلام سے زیادہ کوئی مذہب یا کوئی نظریہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کرسکتا۔ پاکستان اور بھارت کا موازنہ اور بوسنی ہرزیگووینا میں ہونے والے مظالم آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں ہم حکومت پاکستان اور تمام مخلص اداروں اور افراد سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلامی تشخص کی بحالی کے لئے اپنا مثبت کردار ضرور ادا کریں کہ یہی زندہ قوموں کی نشانی ہے۔

5. The Qadianis are busy distributing Qadiani literature as well as wrong and confusing translations of the holy Qur'an in the Muslim countries of the world. This is misleading the innocent and ignorant Muslims, who fall prey to their fraud. We must stop this nuisance by taking appropriate preventive measures, which, inter alia, may include the following steps:

1. All Muslim states may declare Qadianis as non-Muslim and impose a ban on their activities and organisations.

2. Beware of their anti-Muslim activities which include spying and conveying secrets to non-Muslim countries, particularly Israel, with whom they have friendly relations.

3. Beware of the Qadiani scientist, Dr. Abdus Salam, who is burning with malice and who wants to entangle Muslim rulers in favour of the so-called Islamic Science Conference, just to acquire information and destroy their scientific research technology. Keep an eye on his activities and do not associate him in consultations.

4. Inform all international organisations not to accept Qadianis as Muslims because they have nothing in common with Muslims, and must not be allowed to offer their identification under the label of Muslim.

5. The Ulema and intellectuals of Muslim countries have to apprise the Ummah of the true facts about Qadiani sect and its poisonous programme and faith.

We hope our brother Muslim states will realise their religious and national obligations and take all necessary actions to suppress the evil designs of the Qadiani movement. In this connection the following centres are always at your disposal for obtaining any guidance, cooperation or information from the Aalami Majlise Khatme Nubuwwat:

1. Hazoori Bagh Road, Multan, Pakistan.
2. Jama Masjid Babur Rahmat, Purani Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi-74400.
3. 35, Stockwell Green, London SW 9 9HZ, U.K. Phone: 071.737.8199.

The fatawas of the Ulema of Islam and the above mentioned writings of MGA are sufficient proof to show that MGA and his group is a separate entity and not in any way connected with Islam.

After the establishment of Pakistan, a large part of Qadiani group as well as their leaders migrated to the Punjab province, and rehabilitated themselves on a thousand-acre piece of land and named it 'Rabwa' for exclusive settlement of Qadiani group. Rabwa became a centre of their nefarious activities, and in a way served as a parallel Government. Clandestinely, they occupied important key posts in Pakistan, supported by the then Foreign Minister of Pakistan, Chaudhry Zafrullah Khan Qadiani who recruited numerous Qadianis in Pakistan's foreign missions and thereby exploited his exalted position for the propagation of Qadiani faith both at home and abroad. The Muslim Ulemas warned Muslims against their move, and in 1953 they launched a campaign against the Qadianis. They demanded that the Qadianis should be declared a 'Non-Muslim' entity. Unfortunately, due to Qadiani bureaucrats holding key positions, this movement was crushed by the killing of some ten thousand Muslims. But this did not deter Muslims at large and they persisted in their efforts till 1974 when the Government of Pakistan decided to declare the Qadianis as non-Muslims. The Parliament accordingly passed an Act on 7th September, 1974, by virtue of which MGA and his followers were proclaimed non-Muslims.

Despite this decision the Qadiani jamaat kept on propagating its ideology, articles of faith and exploiting the name of Islam for its missionary work. It was, therefore, felt obligatory to stop them from such activities under the garb of Islam. Again due to sustained struggle of Muslims at large a Presidential Ordinance was issued by the then President of Pakistan, the late Gen. Mohammad Ziaul Haq, in the year 1984, prohibiting Qadianis by law to present themselves as Muslims or to use Islam for the propagation of their faith. They were also prohibited from using religious hall-marks of Muslims. This was a logical sequence towards preservation of Muslim identity and to clear the doubts created by the Qadianis' misguiding publicity. This action also did not deter them from their negative tactics, and their leader, Mirza Tahir Qadiani, set up his headquarters in a place near London and named it Islamabad. From here they started a negative and hateful campaign against Pakistan, duly supported by Western media and anti-Islam forces which called for giving religious freedom and human rights to the Qadiani sect. As a matter of fact when Qadianis claim their Prophet and religion as a separate entity, and label Muslims of the world as infidels, then why and how can they be allowed to use the name of Islam and adoption of Islamic tenets for propagation of their new religion because this creates confusion amongst Muslims and strikes at their religious identity.

It seems proper to mention here some of the activities indulged in by the Qadianis for the information of Muslim Governments as follows:

1. The Qadiani group is busy in its propaganda campaign against the Government of Pakistan and religious circles, with active connivance and backing of lobbies and media of Western countries.

2. They have acquired an international channel via satellite in order to transmit their faith in the guise of Islam. This will create misunderstanding about Muslim religion amongst those youngsters who do not possess sufficient religious knowledge.

3. The well-known Qadiani scientist Dr. Abdus Salam is endeavouring to convene an International Science Conference with the assistance of certain Muslim and non-aligned countries with a view to obtaining secrets of scientific developments within Muslim nations and to lay hands on the atomic research in Pakistan.

4. Talented young men of Muslim countries are lured for lucrative jobs in foreign countries. They are asked to fill in Qadiani forms on the pretext that political asylum will be sought for their settlement due to their victimisation because of their Qadiani faith.

2

Belief No. 5

The Qadiani faith claims that the highest throne amongst the heavenly thrones is that of MGA. (*Haqiqatul Wahi*, p.89).

Belief No. 6

The Qadiani faith claims that Islam was just like a crescent of opening night (Shedding no light) while the Islam of MGA's time is shining bright like the full moon of 14th night. (*Khutba-e-Ilhamiyah*, p. 183).

Belief No. 7

The Qadiani faith claims the spiritualism of MGA is much better and comprehensive as compared to that of the holy Prophet *Sall Allaho Alaihi Wasallam*. (*Khutbat Ilhamiyah*, p.181).

Belief No. 8

The Qadiani faith claims that in this age following the holy Prophet *Sall Allaho Alaihi Wasallam* alone is not *'madaar-e-nijat'* (basis of salvation) but the *madaar-e-nijat* is obedience to MGA (*Arbaeen No. 4, p.7*).

Belief No. 9

The Qadiani faith deems everyone as disobedient to Allah and Rasool and hell-bound if he does not follow MGA. (*Ishtihar Meyar Alakhbar*, dated 25 May, 1900).

Belief No. 10

The Qadiani faith termed all those persons as infidel and outside the pale of Islam if they did not declare faith in MGA even though they did not hear his name. (*Aina-e-Sadaqat*, p.35).

These are a few examples of hundreds of misleading and blasphemous beliefs of the Qadianis.

The learned Ulemas from East to West have therefore, declared in their unanimous "*fatawas*" since MGA's times that MGA and his followers are infidel, "*murtad*" and "*Zindeeq*". (See "*fatawas*" attached). Moreover, Rabita Aalam-e-Islami, the paramount religious organisation of the Islamic world, has in its meeting held in April, 1974, (Rabiul Awwal 1394 AH) exhorted all Muslim countries to enforce a ban on the activities of the Qadianis within their countries (see Memoranda of Rabita Aalam-e-Islami enclosed). The *Majma-e-Alfiqahal Islami* in their meeting held on 22-28 December, 1985, at Jeddah called Qadianiat as infidelity and "*zindiqah*," The first Asian Islamic Summit Conference in its session held at Karachi from 6-8 July, 1978, passed a resolution against Qadianis (Copy enclosed).

MGA had himself admitted in one of his pamphlets while addressing his followers that all Muslim Ulemas considered Qadianis as '*murtad*' and liable to be slain.

He says, "Do you think that by living in the kingdom of Sultan-e-Room or by building a house in Makkah or Madinah you can escape the attacks of mischievous people? No, never! But you will be cut to pieces by their swords within a week. You must have heard the fate of Sahibzada Maulvi Abdul Lateef, a prominent and respectable person of Kabul State, commanding a group of followers numbering about 50 thousand. After embracing my faith and being impressed by my teachings he became opposed to holy war (Jehad), then Amir Habibullah Khan mercilessly got him stoned to death. Do you still believe you can live a prosperous life under the Islamic Sultans? Rather you will become a target opponent Islamic Ulemas who have already given verdict of your death. You have heard the "fatawa" of these Muslims who are against the Ahmadiyah sect. You have heard the fatawa of their Ulema, i.e. you deserve death in their view. In their eyes even a dog deserves mercy but not you. The "fatawas" of entire Punjab and India, rather the "fatawas" of the whole of Islamic world have declared that you are liable to be slain. To loot your property, forcibly to bring your wives in their matrimonial bond, desecration of your dead bodies and disallowing their burial in Muslim graveyards — all these are considered not only justified but pious acts."

1

AALAMI MAJLISE TAHAFFUZE KHATME NUBUWWAT

(AN ISLAMIC ORGANIZATION)

KARACHI OFFICE:
MASJIDE BABE RAHMAT, PURANI NUMAISH,
M.A. JINNAH ROAD, KARACHI
PAKISTAN
✆ (021) 778-0337

HEAD OFFICE:
HAZOORI BAGH ROAD
MULTAN
PAKISTAN.
✆ (061) 40978.

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737 8199
FAX: 071-978 9067.

DATE ____________

AN URGENT APPEAL
TO THE MUSLIM GOVERNMENTS OF THE WORLD

All praises to Allah Almighty and Peace upon the holy Prophet and His Companions.

The holy Prophet *Sall Allaho Alaihi Wasallam* once defined 'Faith' as advice and included it amongst one of the obligations of our Faith for the Heads of Muslim States. Therefore, the universal body of "Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat" wish to invite the attention of all Muslim Governments towards an important national and religious matter, which is 'Qadiani problem'.

This group (the so-called Ahmadi or Ahmadiya group) was founded by one Mirza Ghulam Ahmad (MGA) from Qadian, a town in the district of Gurdaspur in India. He started his campaign by confronting non-Muslims in polemics. But later on when he found people reposing faith in him he started making fantastic claims. In 1884 he claimed himself to be a '*Mujaddid*' of 14th century. In the year 1891 he disclosed a revelation, viz Prophet Isa *alaihis salaam* is dead and thou art now the promised Masih as described in the holy Qur'an and Hadith. In 1892 he claimed himself to be both, Masih as well as Mahdi. In 1901 MGA claimed that whereas Christ is described as a "nabi" (prophet) in a Hadith (Sahih Muslim), therefore, he too was a "nabi" or prophet. In one of his pamphlets titled, *"Ek Ghalati Ka Izalah"* he claimed that he was exactly the same as Muhammad-ur-Rasool Allah (God forbid). In other words, he proclaimed his self as the re-incarnation of the holy Prophet and his prophethood *Sall Allaho Alaihi Wasallam*. Mirza Ghulam Ahmad (MGA) pronounced the following articles of faith to his followers:

Belief No.1

That the holy Prophet Muhammad *Sall Allaho Alaihi Wasallam* has reappeared in the shape and person of Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, and in the verse, محمد رسول اللہ والذین معہ Muhammad ur Rasool Allah stands for Mirza Ghulam Ahmad Qadiani. *(Ek Ghalati Ka Izalah).*

Belief No. 2

The Qadiani faith places Mirza Ghulam Ahmad in the same respect, status, nomenclature, and honour as that of the holy prophet Muhammad *Sall Allaho Alaihi Wasallam*. (*Al-Fazl*, September 16, 1925, *Qadiani Mazhab*, p. 275).

Belief No.3

The Qadiani faith enjoins upon all human beings to accept Mirza Ghulam Ahmed as we recognise the holy Prophet *Sall Allaho Alaihi Wasallam*, because from 14th century onward he (MGA) is a proclaimed prophet *(Tazkirah* p.260).

Belief No. 4

The Qadiani faith Considers him (MGA) as Khatam-ul-Anbia, the last prophet. (*Al Fazl*, 26th Sept 1915).

بقیہ: تحریک ختم نبوت

گئے۔ پولیس نے ایک ملزم کا دفعہ ۱۶۵ر ۳۰ کے تحت چالان کیا جبکہ دوسرے بھائی کو کمال شفقت کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے اس پر انتظامیہ سے سخت احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ناجائز اسلحہ تیاری کیس کے دوسرے ملزم برکت علی مرزائی کو گرفتار کرکے شامل تفتیش کیا جائے۔ یہ واقعہ قادیانی غنڈہ گردی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ساؤتھ وزیرستان ایجنسی میں مجلس کا قیام

مجلس تحفظ ختم نبوت جنوبی وزیرستان میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ قاری علی جان۔ مدرس دار العلوم وزیرستان

ناظم اعلیٰ۔ مولانا معین الدین

ناظم تبلیغ۔ حافظ داؤد جان

ناظم نشرواشاعت۔ حافظ محمد یار

خازن۔ جناب گل محمد خان

مرکزی مجلس عمومی کے لئے مولانا معین الدین، قاری علی جان کو نمائندہ چنا گیا۔ جبکہ طاہر محمد وزیر کو سالار مقرر کیا گیا۔

عہدہ داران مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

○ اخباری اطلاع کے مطابق سکھر بم کیس کی تمام ملزم گرفتار ہوچکے ہیں۔ پولیس نے چالان مکمل کرکے مارشل لاء حکام کو بھجوادیا ہے۔ (۱۷ر جون)

باقی آئندہ

بقیہ: نجات کا راستہ

ان کی زبانوں پر سانپ بیٹھ گئے ہوں۔ کیونکہ ابھی تک قادیانی مرزا کذاب کا کوئی کارنامہ پیش نہیں کرسکے۔

مرزا کذاب کو نہ تو حج نصیب ہوا ہے اور نہ ہی مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ اپنے زمانے کا کذاب انسان تھا جو خود بھی گمراہ ہوچکا تھا اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی گمراہ کرتا رہا۔

قادیانی ذلت رسوائی کے داغ لئے پھرتے ہیں۔
پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

سید انور شاہ کشمیریؒ ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص قیامت کے دن جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے وابستہ ہونا چاہتا ہے وہ قادیانی درندوں سے ناموس رسالت بچائے جن مجاہدوں نے فتنہ قادیانیت کے تعاقب کو اپنی زندگی کا مقصد حیات بنایا ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوں گے۔

اگر میں زندہ رہا تو خود ورنہ فیصلہ ہونے تک اگر میری

[illegible]

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ حق تعالیٰ نے آپ کے سوز دروں کی لاج رکھی۔ اور قادیانیوں کے ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر جدا کردیا۔

سید انور شاہ کشمیریؒ حق گوئی، بیباکی ہمیشہ آپ کا شیوہ رہا۔ اور اپنے اصولوں پر ہمیشہ سختی سے ڈٹے رہے اور اس ضمن میں کسی کی پرواہ نہ کی۔ اور فتنہ قادیانیت کے قلع قمع میں اپنی ساری زندگی وقف کردی۔

شاہ عبد القادر رائے پوریؒ اپنے مریدوں کو یوں فرمایا کرتے تھے کہ میرے عزیزو! بھائیو! تم اگر چاہتے ہو کہ تمہاری نجات ہوجائے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرو۔ یہ وظیفہ تمہاری نجات کرادے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) قیامت تک آنے والی نسلیں ان بزرگوں کی احسان مند رہیں گی۔ حق تعالیٰ ہمیں ان نیک باعمل بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بقیہ: امراء و مشائخ

انہی کلمات دعائیہ کے ساتھ ہی اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیا اور بار بار ارحم الراحمین پکارنا شروع کیا ابھی سر نہیں اٹھایا تھا کہ بارانی ہوائیں چلنے لگیں۔ بجلی کوندی بادل گرجا اور بارش شروع ہوگئی۔

علالت: نماز استسقاء کے کچھ عرصہ بعد مظفر شاہ کی طبیعت خراب ہوگئی بدن کمزور ہوگیا اس علالت کے دوران ایک مجلس قائم کی جس میں سربرآوردہ افراد کے ساتھ علماء و مشائخ کو دعوت دی گئی ان علمائے کرام سے درخواست کی گئی کہ وہ آخرت کے موضوع پر گفتگو کریں اسی دوران میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے احسان کی بات ہونے لگی مظفر شاہ نے اپنے اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر بطور تحدیث بالنعمۃ کیا اس کے بعد فرمایا کہ میرے استاد شیخ مجد الدین نے اپنے مشائخ سے جو احادیث بیان کی تھیں وہ مجھے محفوظ ہیں اور میں ان روایات کے راویوں کی نسبت اور ثقاہت کے ساتھ ان کے حالات و سوانح اول تا آخر جانتا ہوں اسی طرح آیات قرآنی کا معاملہ ہے جن کے حفظ تفسیر شان نزول اور علم قرأت کی دولت سے نوازا گیا ہوں علم فقہ بھی مجھے مستحضر ہے اللہ کے فضل سے چھ ماہ صوفیاء کے اشغال کئے ہیں جس سے مقصود تزکیہ نفس تھا میں نے تفسیر معالم التنزیل کا مطالعہ شروع کیا تھا امید تھی کہ پوری کتاب بالاستیعاب پڑھ لوں گا مگر اب صورت یہ ہے اس تفسیر کو جنت ہی میں جاکر پورا کرسکوں گا

اے صاحبو! اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا اب میرے اعضا کمزور ہوچکے ہیں جن کی دوا صرف اللہ سبحانہ کی رحمت ہے اس کے بعد حاضرین مجلس نے سلطان کی درازی عمر کے لیے دعا کی ۹۳۲ھ میں سلطان مظفر شاہ باہر سے نکلے اپنا سب گرد و پیش بدل ڈالا خیرات میں کثرت کردی احمد آباد پہنچنے کے بعد مقدس مزاروں پر بار بار جانے لگے

یوم رحلت: جمعہ کا دن تھا سلطان مظفر اپنے دربار سے محل میں گئے اور دن ڈھلنے کے وقت ایک ہی پہلو پر آرام کرتے رہے پانی طلب کیا اور وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کی پھر زنان خانہ میں گئے جو آہ و بکا کر رہے تھے سلطان نے انہیں صبر کی تلقین کی پھر راجہ محمد حسین اشجع الملک سے ملاقات کی اور ان سے سورۃ یٰسین پڑھنے کی درخواست کی پھر ان سے معلوم ہوا کہ اذان جمعہ کا وقت ہے سلطان کی عادت نماز جمعہ کے لیے قبل از وقت مسجد میں جانے کی تھی مگر آج انہوں نے کہا کہ میں نماز ظہر پڑھوں گا اور عصر کی نماز جنت میں ادا کروں گا انشاء اللہ اس کے بعد شرکائے مجلس کو نماز کے لیے جانے کی اجازت دی اور اپنے لیے مصلیٰ طلب کیا اور نماز کی نیت باندھی۔ ان کی آخری دعا یہ تھی

رب قد اٰتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

(یوسف: ۱۰۱)

اس کے بعد اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ چہرہ قبلہ رخ تھا زبان پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری تھا آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

سلطان مظفر کی وفات ۱۲، جمادی الاول ۹۳۲ھ کو ہوئی سرکیھج میں مدفون ہیں۔

بقیہ: آزادیٔ نسواں

سلمیٰ کی امی (ممتا سے مجبور ہوکر) "ہاں بڑی بی رہنے دو بچاری کو آخر صبح کی بھوکی ہے اور تم اس کے پیچھے آتے ہی پڑگئیں (سلمیٰ کو پیار کرتی ہے)"

بڑی بی (حیران ہوکر) "ارے واہ بوا، خود ہی تو اس کی شکایتیں کی تھیں اور اب میں اسے سمجھانے لگی تو الٹا مجھ کو منع کرتی ہو؟ اب سمجھی کہ سارا معاملہ، ہم تو بس جاتے ہیں دوبارہ کبھی ادھر کا رخ کیا تو کہنا۔" (جاتی ہے)

سلمیٰ کی امی "...... ارے کہاں چلیں، بات تو سنو، آئی ی بات کا برا مان گئیں، اے بڑی بی، بڑی بی...... بڑی بی۔"

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحریف شدہ قرآن کریم کے قادیانی تراجم کی اشاعت کا

شیطانی منصوبہ

کثیر تعداد میں مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ — کیا اس گھناؤنی سازش کا آپکو علم ہے

اگر نہیں تو

ھم! آپ کو خبردار کرتے ہیں کہ "شیزان" جو کہ ایک کٹر متعصب قادیانی کمپنی ہے اس نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور قادیانی بنانے کیلئے روسی اور جاپانی زبان میں قرآن کریم کے تحریف شدہ قادیانی تراجم چھاپ کر تقسیم کیئے ہیں۔

ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

محترم چوہدری شاہنواز صاحب رحلت فرما گئے

[illegible]

محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا

[illegible]

"شیزان کمپنی"

ہر سال کروڑہا روپیہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی ترویج و ترقی کیلئے خرچ کرتی ہے گویا اس کے خزانے قادیانیت کیلئے وقف ہیں۔

اگر آپ شیزان کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بالواسطہ قادیانیت کے ارتدادی کاموں میں حصہ ہے اور تحریف شدہ قرآن کریم کے قادیانی تراجم۔ آپ ہی کی معاونت سے چھپتے ہیں۔

لہذا غیرت ایمانی اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ شیزان سمیت دیگر تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں

نوٹ تمام قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ — لین دین وخرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں۔

منجانب: — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸